TUE.22.July.2025
VOLUME:20 NO:177
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 22 / جولائی 2025
جلد 20 شمارہ: 177
26 محرم الحرام 1447ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A.B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

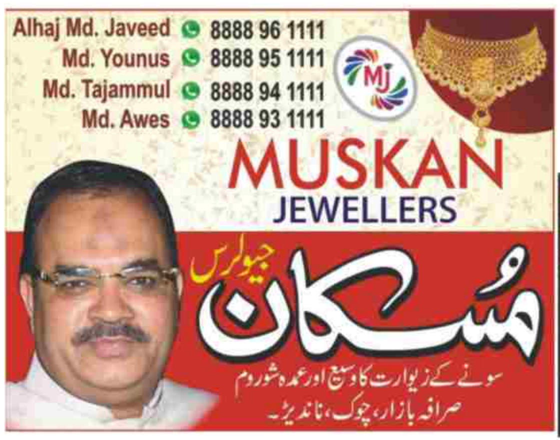

11/7 ممبئی لوکل ٹرین بم دھماکہ مقدمہ کا تاریخی فیصلہ

ہائیکورٹ نے 12 / ملزمین کی عمر قید کی سزا ختم کی

جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) کی قانونی پیروی کا نتیجہ، فیصلہ کا مولانا حلیم اللہ قاسمی نے خیر مقدم کیا

مسلم نوجوانوں کو 19 سال کے بعد انصاف ملا

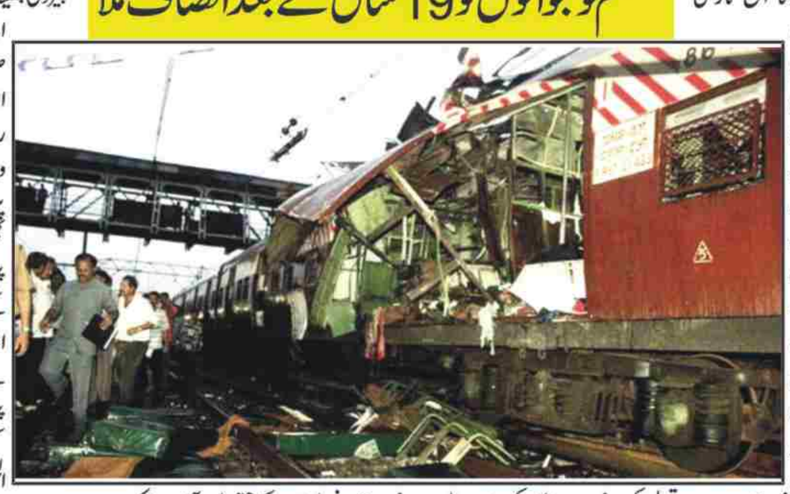

ممبئی 21 / جولائی۔(ایجنسیز) 11/7 ممبئی لوکل ٹرین بم دھماکے مقدمہ کا آج تاریخی فیصلہ باامبے ہائیکورٹ کی دو رکنی بینچ نے ظاہر کیا، 19 / سالوں کے طویل انتظار کے بعد اس مقدمہ میں جبراً پھنسائے گئے مسلم نوجوانوں کو انصاف حاصل ہوا۔ عدالت نے خصوصی مکوکا عدالت کی جانب سے پانچ ملزمین احتشام قطب الدین صدیقی، کمال انصاری، فیصل عطاء الرحمن شیخ، آصف بشیر اور نوید حسین کو ملنے والی پھانسی کی سزا کو غیر قانونی قرار دیا، اسی کے ساتھ ساتھ عدالت مکوکا عدالت سے سات ملزمین محمد علی شیخ، سہیل شیخ، ضمیر لطیف الرحمن، ڈاکٹر تنویر، مزمل عطاء الرحمن شیخ، ماجد شفیع، ساجد مرغوب انصاری کو ملنے والی عمر قید کی سزا کو بھی ختم کردیا یعنی کے ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں نچلی عدالت فیصلے کو غیر قانونی قرار دیا اور اسے ملزمین کے حق میں تبدیل کردیا۔ باامبے ہائی کورٹ دو رکنی خصوصی بینچ جسٹس اے ایس کلور اور جسٹس شیام سی چانڈک نے آج صبح ساڑھے نو بجے فیصلہ ظاہر کیا۔ عدالت نے ملزمین کی جانب سے حاصل کیئے گئے اقبالیہ بیان کو سرے سے خارج کردیا اور اسے غیر قانونی قرار دیا، اسی طرح عدالت نے سرکاری گواہان کی گواہی کو بھی قبول کرنے سے انکار کردیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ملزمین کو فوراً جیل سے رہا کیا جائے اگر وہ کسی اور مقدمہ میں مطلوب نہیں ہیں تو یعنی کے عدالت نے سال 2006 / سے جیل کی صعوبتیں برداشت کرنے والے ملزمین کی جیل سے رہائی کا راستہ صاف کردیا ہے۔ عدالت نے جیل میں انتقال کرنے والے کمال انصاری کو بھی مقدمہ سے بری کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ جس وقت جسٹس کلور مقدمہ کا فیصلہ پڑھ رہے تھے، پھانسی کی سزا پانے والے پانچوں ملزمین بھی بذریعہ آن لائن اسے دیکھ اور سن رہے تھے اور ان کے چہروں پر مایوسی جھلک رہی تھی لیکن جیسے فیصلہ ان کے حق میں آیا وہ ایکدم سے خوش ہوگئے اور عدالت اور ان کا دفاع کرنے والے وکلاء کا شکریہ ادا کیا۔ سینئر ایڈوکیٹ یوگ موہت چودھری نے عدالت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آج کے فیصلے سے عوام کا عدلیہ پر اعتماد بڑھے گا نیز قانون کی بالادستی قائم رہے گی۔ انہوں نے ملزمین کے حق میں بحث کرنے کے لیئے دفاعی وکلاء کو موقع دینے کے لیئے بھی شکریہ ادا کیا۔ یوگ چودھری نے جذباتی انداز میں کہا کہ اس پورے مقدمہ کا اگر باریک بینی سے مشاہدہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ملزمین کے خلاف جھوٹے ثبوت و شواہد اکھٹا کیئے گئے تھے جس کی آج عدالت نے تصدیق کردی۔ ملزمین کے مقدمات کی پیروی جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کررہی ہے، آج کے فیصلے کا صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی خیر مقدم کیا اور ملزمین کی رہائی میں دن رات محنت کرنے والے وکلاء کا شکریہ ادا کیا، اس موقع پر انہوں نے مرحوم گلزار احمد اعظمی کو بھی یاد کیا اور کہا کہ اس مقدمہ کی پیروی گلزار اعظمی ملزمین کی گرفتاری کے وقت سے کررہے تھے، ان کے انتقال کے بعد اس ذمہ داری کو ہم نے سنبھالا اور جس نہج پر گلزار اعظمی پیروی کررہے تھے اسی نہج پر پیروی کرنے کی ہم نے بھی کوشش کی اور الحمداللہ آج فیصلہ ملزمین کے حق میں آیا۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ گرفتاری کے وقت مسلم نوجوانوں کو دہشت گرد بنا کر پیش کیا گیا تھا لیکن آج 19 / سالوں کے طویل انتظار کے بعد ان کے ماتھوں پر لگے دہشت گردی کے کلنک کو باامبے ہائی کورٹ نے صاف کردیا۔ تقریباً دو دہائی کا عرصہ ملزمین نے جیل میں گذارا، اس دوران انہیں جیل سے ایک دن کی بھی ضمانت منظور نہیں ہوئی۔ آج کا فیصلہ نا صرف ملزمین کے لیئے راحت لایا ہے بلکہ دہشت گردی کے جھوٹے الزامات کے تحت جیل میں مقید ہزاروں ملزمین کو امید کی کرن دکھانے والا ہے۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی نے ملزمین کے دفاع میں ملک کے نامور کریمنل وکلاء کی خدمات حاصل کی تھی جس میں سینئر ایڈوکیٹ ایس ناگا متھو (سبکدوش جسٹس مدراس ہائی کورٹ)، سینئر ایڈوکیٹ مرلی دھر (سبکدوش چیف جسٹس اڑیسہ ہائی کورٹ)، سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن (سپریم کورٹ آف انڈیا)، ایڈوکیٹ یوگ موہت چودھری و دیگر شامل ہیں شامل ہیں، سینئر وکلاء کی معاونت کرنے کے لیئے ایڈوکیٹ عبدالوہاب خان، ایڈوکیٹ شریف ،ایڈوکیٹ انصار تنبولی، ایڈوکیٹ گورو بھوانی، ایڈوکیٹ ادتیہ مہتا، ایڈوکیٹ شاہد ندیم، ایڈوکیٹ افضل نواز، ایڈوکیٹ بلال و دیگر کو ذمہ داریاں سونپی گئی تھیں۔ واضح رہے کہ خصوصی مکوکا عدالت کے جج وائی ڈی شندے نے ممبئی لوکل ٹرین بم دھماکہ کا فیصلہ سناتے ہوئے پانچ ملزمین احتشام قطب الدین صدیقی، کمال انصاری، فیصل عطاء الرحمن شیخ، آصف بشیر اور نوید حسین کو پھانسی اور 7 / ملزمین محمد علی شیخ، سہیل شیخ، ضمیر لطیف الرحمن، ڈاکٹر تنویر، مزمل عطاء الرحمن شیخ، ماجد شفیع، ساجد مرغوب انصاری کو عمر قید کی سزا سنائی تھی جبکہ ایک ملزم عبدالواحد دین محمد کو باعزت بری کردیا تھا۔ ممبئی کی لائف لائن سمجھی جانی والی لوکل ٹرین کے ویسٹرن لائن پر سلسلہ وار بم دھماکے ہوئے تھے جس میں 80 / لوگوں کی موت ہوئی تھی جبکہ سو سے زائد زخمی ہوئے تھے۔

ایئر انڈیا کا طیارہ ممبئی ایئرپورٹ کے رَنوے پر بری طرح پھسلا، بڑا حادثہ ٹلا

ممبئی: یہاں کے ایئرپورٹ پر آج صبح اس وقت ایک بڑا حادثہ ٹل گیا جب ایک مسافر طیارہ لینڈنگ کے وقت رَنوے پر بری طرح سے پھسل گیا۔ طیارہ ایئر انڈیا ایئر لائنس کا تھا جو کیرالہ کے کوچی سے ممبئی آیا تھا۔ طیارہ کی جب لینڈنگ ہو رہی تھی تو وہ رَنوے پر پھسل گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ شدید بارش کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا اور طیارہ کے تینوں ٹائر پھٹ گئے۔ اچھی بات یہ رہی کہ اس حادثہ میں مسافروں کو کسی طرح کی چوٹ نہیں پہنچی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جس وقت یہ حادثہ پیش آیا، اس وقت ممبئی میں شدید بارش ہو رہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ لینڈنگ میں کافی چیلنج کا سامنا کرنا پڑا۔ کسی طرح ایئر انڈیا کی فلائٹ اے آئی 2744 کی لینڈنگ کرائی گئی، اور اس دوران فلائٹ رَنوے پر پھسل گئی۔ اس حادثہ میں کسی کے بھی زخمی ہونے کی خبر سامنے نہیں آئی ہے۔ ایئر انڈیا نے اس حادثہ کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ سبھی مسافر اور عملہ کے اہلکاروں کو بہ حفاظت طیارہ سے اتار لیا گیا ہے۔ ایئرلائن کے ترجمان نے کہا کہ ”21 جولائی کو کوچی سے ممبئی کے لیے پرواز بھرنے والے طیارہ اے آئی 2744 ممبئی ایئرپورٹ پر لینڈنگ کے دوران رَنوے پر پھسل گیا۔ طیارہ بہ حفاظت گیٹ تک پہنچ گیا اور سبھی مسافر کو حفاظت کے ساتھ نکال لیا گیا۔ طیارہ کو آگے کی جانچ کے لیے روک لیا گیا ہے۔“ چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈہ (سی ایس ایم آئی اے) کی طرف سے بھی اس حادثہ پر بیان جاری کیا گیا ہے۔ سی ایس ایم آئی اے کا کہنا ہے کہ ”21 جولائی 2025 کی صبح 27.09 بجے کوچی سے آ رہا ایک طیارہ ممبئی ایئرپورٹ کے رَنوے پر اترتے وقت پھسل گیا۔ حادثہ کے فوراً بعد سی ایس ایم آئی اے کی ایمرجنسی رسپانس ٹیم فوراً جائے حادثہ پر پہنچی۔ سبھی مسافروں اور عملہ کے اہلکاروں کو فوری طور پر طیارہ سے اتار لیا گیا۔ وہ سبھی محفوظ ہیں۔ مین رَنوے 27 / 29 کو معمولی نقصان کی اطلاع ملی ہے۔ آپریشن کی مستقل مزاجی یقینی بنانے کے لیے سیکنڈری رَنوے 32 / 14 کو فعال کر دیا گیا ہے۔ سی ایس ایم آئی اے میں حفاظت ہمیشہ ہماری اعلیٰ ترجیح رہتی ہے۔“

جموں: تیز بارش کے بعد ویشنو دیوی راستے پر لینڈ سلائڈ

جموں و کشمیر کے کٹرا واقع مشہور ویشنو دیوی یاترا راستے میں ایک بڑا حادثہ پیش آیا ہے۔ کٹرا سے ماتا ویشنو دیوی بھون کی طرف جانے والے راستے میں بان گنگا کے پاس اچانک لینڈ سلائڈ ہوگیا۔ اس حادثے میں 2 مقامی باشندوں سمیت 7 عقیدت مند زخمی ہو گئے۔ اس لینڈ سلائڈ واقعہ سے گھوڑا پٹھو اور پالکی وغیرہ کی خدمات کو ہموار کرنے کو لے کر ایم ٹیک کمپنی کے ذریعہ قائم پری پیڈ کاؤنٹر بھی پوری طرح سے تباہ ہوگیا۔

کالج کی چھت پر گرنے سے بنگلہ دیش ایئر فورس کا

طیارہ خوفناک حادثہ کا شکار، 19 / افراد ہلاک، 160 / زخمی

ڈھاکہ: (ایجنسیز) بنگلہ دیش میں بھی آج احمد آباد میں ہوئے ایئر انڈیا طیارہ حادثہ جیسا منظر اُس وقت دیکھنے کو ملا، جب فضائیہ کا ایک طیارہ حادثہ کا شکار ہو کر ایک کالج کی چھت پر گر گیا۔ بنگلہ دیش ایئرفورس کے جنگی طیارہ ایف ٹی-7 بی جی آئی کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا ہے جو پرواز بھرنے کے کچھ ہی منٹوں بعد ایک کالج کی عمارت پر گر گیا۔ اس حادثہ میں پائلٹ کی موت سے متعلق تصدیق ہو چکی ہے، ساتھ ہی کئی طلبا کی موت کا اندیشہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق کم از کم 19 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں، جبکہ 160 سے زائد لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں میں کئی کی حالت سنگین بنی ہوئی ہے۔ مہلوکین میں 16 طلبا، 2 اساتذہ اور ایک پائلٹ شامل ہیں۔ اس طیارہ حادثہ کی وجہ کے بارے میں ابھی تک کچھ بھی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ جو جنگی طیارہ تباہ ہوا ہے، اسے بنگلہ دیش کے لیے چین نے بنایا تھا۔ جائے وقوع پر راحت و بچاؤ کاری کا عمل جاری ہے۔ اس حادثہ کی کئی تصویریں اور ویڈیوز سوشل میڈیا پر سامنے آ رہی ہیں۔ ویڈیوز میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کچھ لوگ بری طرح جھلسی ہوئی حالت میں بھاگ رہے ہیں۔ کچھ ویڈیوز میں زخمی افراد کو اسپتال لے جاتے ہوئے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی طیارہ حادثہ کے سبب کالج کی عمارت میں لگی آگ کو بجھانے کی ویڈیوز بھی سامنے آئی ہیں۔ بنگلہ دیشی میڈیا کے مطابق فضائیہ کا ایف ٹی-7 بی جی آئی ایک ٹرینی طیارہ ہے۔ انٹر سروسز پبلک ریلیشنز کے مطابق فائٹر جیٹ نے دوپہر 1.06 بجے پرواز بھری تھی اور تقریباً 1.30 بجے یہ حادثہ کا شکار ہو گیا۔ حضرت شاہ جہاں انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ایک سینئر افسر نے اس حادثہ کی تصدیق کی ہے۔ انھوں نے پائلٹ کی موت سے متعلق بھی جانکاری دی، لیکن حادثہ میں زخمی یا ہلاک ہونے والوں کی تعداد سے متعلق انھوں نے کچھ بھی پتہ ہونے سے انکار کیا۔ بنگلہ دیش فضائیہ کا یہ جنگی طیارہ ڈھاکہ کے شمال میں واقع مائل اسٹون کالج احاطہ میں گرا، اور اس وقت کالج میں کئی طلبا موجود تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑی تعداد میں طلبا کی ہلاکت کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ڈھاکہ فائر بریگیڈ سروس کے مطابق موقع پر دمکل کی 8 گاڑیاں بھیجی گئی ہیں۔ ’دی ڈیلی اسٹار‘ نے عینی شاہد شادمان کے حوالے سے لکھا ہے کہ طیارہ سیدھے کالج کی عمارت سے ٹکرایا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ فائر بریگیڈ اور فوج کی ٹیموں نے راحت و بچاؤ کاری کا عمل فوراً شروع کر دیا اور زخمی طلبا کو اٹھا کر رکشہ و دیگر گاڑیوں سے اسپتال پہنچایا گیا۔ مائل اسٹون کالج کے فزکس ٹیچر کے حوالہ سے ’دی ڈیلی اسٹار‘ نے لکھا ہے کہ جنگی طیارہ کالج احاطہ میں ہی بنی 3 منزلہ عمارت سے ٹکرایا۔ جب حادثہ ہوا، اس وقت وہ کالج کی 10 منزلہ عمارت میں کھڑے تھے اور طیارہ قریب ہی موجود 3 منزلہ عمارت سے ٹکرایا۔ اس کے بعد افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا۔ کئی طلبا عمارت میں پھنس گئے۔ کالج کے اساتذہ و ملازمین انھیں بچانے کے لیے دوڑے۔ کچھ ہی دیر میں فوج کے جوان بھی پہنچ گئے اور بچاؤ و راحت کاری کا عمل شروع ہو گیا۔ فزکس ٹیچر کے مطابق عمارت میں کئی طلبا سنگین طور پر جھلسے ہوئے دیکھے گئے۔

پہلگام حملہ کے دہشت گرد نہ ہی پکڑے گئے، نہ مارے گئے‘

راجیہ سبھا میں کھڑگے نے پی ایم مودی سے مانگا جواب

نئی دہلی: کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے نے پہلگام دہشت گردانہ حملہ، آپریشن سندور اور امریکی صدر ٹرمپ کے ہندوستان و پاکستان کے درمیان ہوئی جنگ بندی سے متعلق بیانات پر ایوان میں تفصیلی بحث کا مطالبہ کیا۔ کھڑگے نے ان معاملوں پر وزیر اعظم نریندر مودی سے جواب بھی طلب کیا۔ 21 جولائی کو شروع ہوئے مانسون اجلاس کے دوران راجیہ سبھا میں بولتے ہوئے کھڑگے نے ’رول 267‘ کے تحت بحث کا مطالبہ کیا۔ کھڑگے نے کہا کہ انھوں نے پہلگام دہشت گردانہ حملہ اور آپریشن سندور کے بعد کے احالات پر اصولوں کے مطابق ایوان میں نوٹس دیا ہے۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ 22 اپریل کو ہوئے پہلگام دہشت گردانہ حملے کو انجام دینے والے دہشت گرد آج تک نہ تو پکڑے گئے ہیں، اور نہ ہی مارے گئے ہیں۔ انھوں نے جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کے اس بیان کا بھی حوالہ دیا جس میں انھوں نے خود پہلگام میں خفیہ اور سیکورٹی خطا ہونے کی بات قبول کی تھی۔ ملکارجن کھڑگے نے راجیہ سبھا میں یاد دلایا کہ ملک میں یکجہتی بنائے رکھنے اور فوج کو مضبوطی دینے کے لیے اپوزیشن نے بلا کسی شرط کے حکومت کو حمایت دی تھی۔ ایسے میں حکومت کو پورے حالات کے بارے میں جانکاری دینی چاہیے۔ کانگریس صدر نے آپریشن سندور معاملے پر چیف آف ڈیفنس اسٹاف، ڈپٹی لیڈر چیف اور ایک سینئر فوجی افسر کے ذریعہ کیے گئے انکشافات پر بھی مودی حکومت سے وضاحت طلب کی۔ اس کے علاوہ انھوں نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ذریعہ 24 بار دیے گئے ان بیانات پر بھی حکومت کا رخ واضح کرنے کو کہا جس میں ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ انھوں نے تجارت نہ کرنے کی دھمکی دے کر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی کروائی۔ انھوں نے اسے ملک کے لیے ہتک آمیز قرار دیا۔ کھڑگے نے راجیہ سبھا میں اس بات کا تذکرہ بھی کیا کہ 2 مہینے قبل بھی اپوزیشن نے خصوصی اجلاس کا مطالبہ کیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں پہلگام دہشت گردانہ حملہ، آپریشن سندور، سیکورٹی کطا اور خارجہ پالیسی پر 2 دنوں کی بحث ہونی چاہیے۔ اس پورے معاملے میں وزیر اعظم کو جواب دینا چاہیے۔ دوسری طرف لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے پارلیمنٹ میں اپوزیشن کے ساتھ تفریق کا معاملہ اٹھایا۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ایوان میں کسی ایشو پر وزیر دفاع اور برسر اقتدار پارٹی کے لوگوں کو بولنے دیا جاتا ہے، لیکن اگر اپوزیشن کا کوئی لیڈر کچھ کہنا چاہتا ہے تو اسے اجازت تا نہیں ملتی۔ انھوں نے مزید کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن کا لیڈر ہونے کے ناطے مجھے بولنے کا حق ہے، لیکن بولنے ہی نہیں دیا جا رہا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ ”پارلیمانی روایات کے مطابق اگر حکومت کی طرف سے وزیر کچھ بولیں تو اپوزیشن کو بھی اپنی بات کہنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ ہم بولنا چاہتے تھے، لیکن اس کی اجازت نہیں دی گئی۔“ ایک سوال کے جواب میں راہل گاندھی نے طنزیہ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی دوڑ کر ایک سیکنڈ میں پارلیمنٹ سے نکل گئے۔

غزہ: امدادی اشیاء تک پہنچنے کی کوشش کر رہے

فلسطینیوں پر اسرائیلی فوج کی وحشیانہ فائرنگ، 67 افراد جاں بحق

غزہ (ایجنسیز) غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کا سلسلہ جاری ہے۔ وہیں اس درمیان فلسطینی علاقے غزہ کی وزارت صحت نے کہا ہے کہ اتوار کو امدادی اشیاء تک پہنچنے کی کوشش کے دوران اسرائیلی فوجیوں کی فائرنگ میں کم سے کم 67 لوگوں کی موت ہوگئی۔ وزارت صحت اور مقامی اسپتالوں کے مطابق سب سے بڑا حادثہ شمالی غزہ میں ہوا جہاں اسرائیل سے ملحق جیکم کراسنگ سے ہوتے ہوئے امدادی اشیا شمالی غزہ میں پہنچ رہی تھی، وہیں اس دوران اقوام متحدہ کے امدادی ٹرکوں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے کم سے کم 67 فلسطینیوں کی جان چلی گئی۔ اس حادثے میں 150 سے زیادہ لوگوں کے زخمی ہونے کی بات بھی کہی گئی ہے۔ ان میں کئی زخمی ایسے ہیں جن کی حالت سنگین بنی ہوئی ہے۔ اس واقعہ پر اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ اس کے فوجیوں نے اتوار کو شمالی غزہ میں ہزاروں لوگوں کی بھیڑ پر وارننگ کے طور پر گولیاں چلائیں، جس سے کہ فوری خطرے کو دور کیا جا سکے۔ فوج نے صفائی پیش کی کہ مرنے والوں کی تعداد بڑھا چڑھا کر بتائی جا رہی ہے اور ہم جان بوجھ کر انسانی امدادی ٹرکوں کو نشانہ نہیں بنا رہے ہیں۔ وہیں کچھ چشم دیدوں کا کہنا ہے کہ اسرائیل کی فوج نے لوگوں کی بھیڑ پر تابڑ توڑ گولیاں چلائیں۔ اقوام متحدہ ورلڈ فوڈ پروگرام (ڈبلیو ایف پی) کے بیان میں کہا گیا ہے کہ غزہ میں داخلہ کرنے کے فوراً بعد امدادی اشیا لے جا رہے ڈبلیو ایف پی کے 25 ٹرکوں کے قافلے کا سامنا بھوکے شہریوں کی بھیڑ سے ہوا، جن پر گولی باری کی گئی۔ شمالی غزہ میں ہوئے حملے ان علاقوں میں نہیں ہوئے جو غزہ ہیومینیٹیرین فنڈ (جی ایچ ایف) سے جڑے ہیں۔ جی ایچ ایف ریاستہائے متحدہ امریکہ اور اسرائیل کی حمایت والی ایک تنظیم ہے جو غزہ پٹی میں فلسطینیوں کے درمیان کھانے کے پیکٹس کی تقسیم کرتی ہے۔ عینی شاہدین اور صحت اہلکاروں کا کہنا ہے کہ جی ایچ ایف کی تقسیم والے مقامات تک پہنچنے کی کوشش میں اب تک سینکڑوں لوگ اسرائیل کی طرف سے کی جانے والی گولی باری میں مارے جا چکے ہیں۔

یوکرین کو اسلحہ فراہم کرنے کے لیے ہونے جا رہی

میٹنگ سے قبل ہی روسی حملہ سے کیف لرز اٹھا

کیف: روس نے یوکرین پر ایک بار پھر شدید فضائی حملہ کیا ہے جو حالیہ ماہ کے کئی بڑے فضائی حملوں میں سے ایک ہے۔ یہ حملہ برطانیہ اور جرمنی کی جانب سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے نیٹو اتحادیوں کے ذریعہ یوکرین کو اسلحہ فراہم کرنے کے منصوبہ پر گفتگو کے لیے منعقد میٹنگ کی صدارت کرنے سے کچھ ہی گھنٹہ قبل ہوا ہے۔ یوکرین کے صدر ولودومیر زیلنسکی نے حملے میں جانی نقصان کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ حملے میں 2 لوگ جاں بحق ہوئے ہیں اور 15 دیگر زخمی ہوئے ہیں، جن میں ایک 12 سال کا بچہ بھی ہے۔ پیر کی رات کو کیف پر ڈرون اور میزائل حملوں نے یوکرین کی اس ضرورت کو ظاہر کر دیا ہے جس کے مطابق ایئر ڈیفنس اور مزید مغربی فوجی امداد اسے لاحق ہے۔ واضح ہو کہ ایک ہفتہ قبل ٹرمپ نے کہا تھا کہ یوکرین میں کچھ ہی دنوں میں امداد پہنچ جائے گی۔ اس کے بعد سے ہی روس نے یوکرین پر حملے مزید تیز کر دیے ہیں۔ یوکرین دفاعی رابطہ گروپ کی ڈیجیٹل میٹنگ کی سربراہی برطانیہ کے وزیر دفاع جان ہیلی اور ان کے جرمن ہم منصب بورس پسٹوریس کریں گے۔ جان ہیلی نے بتایا کہ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ، نیٹو لیڈر مارک روٹ اور یورپ کے لیے نیٹو کے سپریم اتحادی کمانڈر جنرل الیکسس گرنکویچ اس یوکرین دفاعی رابطہ گروپ کی میٹنگ میں شامل ہوں گے۔ روس نے یوکرینی شہروں پر اپنے طویل فاصلے کے حملے تیز کر دیے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ روسی ڈرون کی تیاری میں اضافے کے ساتھ ہی یہ حملے مزید تیز ہونے کی امید ہے۔ روس کے تئیں اپنے موقف میں تبدیلی لاتے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے گزشتہ ہفتہ ماسکو کو جنگ بندی پر راضی ہونے یا سخت پابندیوں کا سامنا کرنے کے لیے 50 دنوں کی حد مقرر کی تھی۔ اس کے علاوہ ستمبر میں چین کے شہر بیجنگ میں ہونے جا رہی دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ کی سالگرہ تقریب میں امریکی صدر ٹرمپ اور پوتن کے شامل ہونے کی امید ہے۔

ناگپور میں نرسوں کی ہڑتال کے دوران نوزائیدہ بچی کی موت کا افسوسناک واقعہ

خاندان کا الزام، علاج کی فائل غائب، انتظامیہ خاموش

ناگپور، 20 جولائی (ایجنسیز) ریاست مہاراشٹر میں جاری نرسوں کی ہڑتال کے دوران ناگپور میڈیکل کالج میں دو دن کی ایک نوزائیدہ بچی کی المناک موت ہوگئی، جس نے پورے علاقے میں غم کی لہر دوڑا دی ہے۔ متاثرہ خاندان نے الزام لگایا ہے کہ طبی عملے کی لاپرواہی اور غیر تربیت یافتہ نرس کی جانب سے ویکسین لگانے کے باعث بچی کی جان گئی، جبکہ اسپتال انتظامیہ نے اب تک کوئی وضاحت نہیں دی ہے۔ بچی کے والد چیتن بورکر، جو نوین بابولکھیڑا علاقے کے رہائشی ہیں اور پینٹنگ و مزدوری کا کام کرتے ہیں، نے بتایا کہ 15 سال بعد ان کے گھر بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی۔ ان کی اہلیہ نندا بورکر کا 16 جولائی کی شام 5:30 بجے سیزیرین آپریشن ہوا، جس کے بعد بچی کو تین گھنٹے تک شیشے کے باکس میں رکھا گیا اور پھر 8:30 بجے ماں کے حوالے کر دیا گیا۔ اگلے دن آنگن واڑی کارکن نے بچی کا معائنہ کیا اور مشورہ دیا کہ اس کی نازک حالت کے باعث فی الحال ویکسین نہ دی جائے۔ بورکر کے مطابق وارڈ نمبر 28، جہاں ان کی بیوی داخل تھیں، وہاں 40 بستروں پر مشتمل نظام ہے اور نرسنگ اسٹاف کی عدم موجودگی میں ایک غیر تربیت یافتہ مرد نرس ڈیوٹی پر تعینات تھا۔ 18 جولائی کو دوپہر 1:30 بجے ایک نرس ویکسین دینے پہنچی، جسے بچی کی ماں نے روکنے کی کوشش کی، لیکن اس کے باوجود ویکسین دی گئی۔ اس کے بعد بچی کو ہچکیاں آنے لگیں۔ نرس نے تسلی دی کہ گھبرانے کی بات نہیں، بچی کو سونے دیں اور ڈیڑھ گھنٹے بعد دودھ پلائیں۔ مگر جب ایک گھنٹے بعد بچی کو جگانے کی کوشش کی گئی تو اس نے کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا اور اس کا جسم نیلا ہو چکا تھا۔ خاندان کے افراد نے بچی کو فوری طور پر پیڈیاٹرکس ڈیپارٹمنٹ کے نوزائیدہ انتہائی نگہداشت یونٹ میں منتقل کیا، لیکن ڈاکٹرز نے معائنے کے بعد بتایا کہ بچی اسپتال پہنچنے سے قبل ہی دم توڑ چکی تھی۔ چیتن بورکر نے بتایا کہ انتظامیہ نے علاج سے متعلق کوئی دستاویزات فراہم نہیں کیں اور ان کے مطالبے کے باوجود فائل بھی غائب تھی، جس کے باعث پولیس نے کوئی شکایت درج نہیں کی۔ والد نے لاش کا پوسٹ مارٹم کروانے سے انکار کیا اور شام کو آخری رسومات انجام دیں۔ میڈیکل شعبے میں مہاراشٹر اسٹیٹ نرسز ایسوسی ایشن، لاتور اور مہاراشٹر نرسز فیڈریشن کی نمائندگی ہے، جن میں تقریباً 1300 نرسیں شامل ہیں۔ ان میں سے 800 نرسیں ایسوسی ایشن لاتور سے وابستہ ہیں۔ کچھ نرسز فیڈریشن کے ارکان ڈیوٹی پر تھے، تاہم تنظیم کے ایک سابق عہدیدار نے بچے کی موت کو ہڑتال سے جوڑنے کو غیر ضروری قرار دیا۔ جب اسپتال کے ڈین راج گجبھیے سمیت دیگر عہدیداروں سے رابطے کی کوشش کی گئی تو کوئی جواب نہیں ملا۔

ثاقب ناچن کے فرزند شمل ناچن کی عبوری ضمانت کی عرضی خارج

قبرستان میں موجودگی لازمی نہیں: این آئی اے عدالت

ممبئی، 20 جولائی (ایجنسیز) ممبئی کی خصوصی این آئی اے عدالت نے دہشت گردی کے الزامات کا سامنا کر رہے شمل ناچن کی وہ عبوری ضمانت کی درخواست مسترد کر دی ہے جو انہوں نے اپنے والد اور ممنوعہ تنظیم سیمی کے سابق سکریٹری ثاقب ناچن کی وفات کے بعد مختلف اسلامی رسومات ادا کرنے کے لیے داخل کی تھی۔ عدالت نے واضح کیا کہ نماز کہیں سے بھی ادا کی جا سکتی ہے اور کسی خاص مقام پر ذاتی موجودگی کو مذہبی لحاظ سے ضروری نہیں کہا جا سکتا۔ شمل نے خصوصی عدالت میں 20 دن کی عبوری ضمانت کی درخواست پیش کی تھی تا کہ وہ والد کی وفات کے بعد قرآن خوانی، قبر پر حاضری، 10، 20 اور 40ویں دن کی دعاؤں اور دیگر اسلامی رسومات ادا کر سکے۔ وکلاء موبین سولکر اور طاہرہ قریشی نے دلیل دی کہ ان تمام رسومات کے لیے بیٹے کی موجودگی مذہبی و خاندانی لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ این آئی اے نے اس عرضی کی سخت مخالفت کرتے ہوئے عدالت کو بتایا کہ شمل ناچن ممنوعہ تنظیم داعش سے وابستہ سرگرم رکن ہے اور ملک بھر میں دہشت گردانہ سازشوں میں ملوث رہا ہے، لہٰذا اسے کوئی نرمی نہ دی جائے۔ عدالت نے نشاندہی کی کہ اگر معاملہ صرف انسانیت کے نقطہ نظر سے دیکھا جاتا تو باامبے ہائی کورٹ اس پر فیصلہ دے دیتی۔ لیکن عدالت نے واضح کیا کہ اس نوعیت کے مقدمے میں اردگرد کے حقائق، سیکورٹی خدشات اور ملزم کی سابقہ سرگرمیوں پر بھی غور کرنا ضروری ہے۔ فیصلے میں عدالت نے کہا کہ اسلام میں تعزیتی اجتماعات اور دعائیں گھروں یا مسجد میں ادا کی جاتی ہیں اور ان کے لیے کسی فرد کا ذاتی طور پر قبرستان جانا ناگزیر نہیں۔ عدالت نے مزید کہا کہ شمل کے بھائی کی موجودگی میں رسومات باقاعدہ ادا کی جا سکتی ہیں، لہٰذا ملزم کی ضمانت کی کوئی فوری ضرورت نظر نہیں آتی۔

روزنامہ
ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताज़ा
22 July 2025

عدلِ عالمگیری: ایک داستانِ انصاف

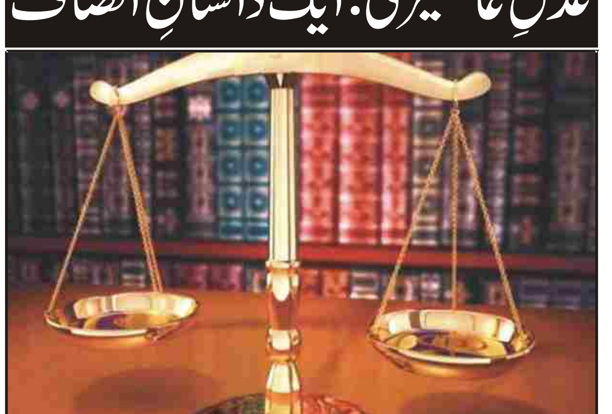

از قلم: ڈاکٹر محمّد عظیم الدین (اکولہ، مہاراشٹر)

بنارس کی قدیم گلیوں میں رات کا اندھیرا پھیلتا جا رہا تھا، اور گنگا کی مقدس لہروں پر موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ لیکن پنڈت وشوناتھ کے گھر میں یہ سناٹا کچھ اور ہی زیادہ دردناک تھا۔ ایک خوفناک سکوت، جیسے طوفان سے پہلے کی خاموشی جو دل دہلا دیتی ہے۔ کوتوال کا ظالمانہ فرمان پنڈت جی کے گھر پہنچ چکا تھا۔ صرف سات دن کی مہلت دی گئی تھی اور پھر کاشی کی سب سے حسین دوشیزہ اس کے محل کی زینت بننے والی تھی۔ ان دیواروں کے اندر شکنتلا کی روح پر خوف نے ڈیرا ڈال رکھا تھا۔ اس کا دل پتھر بن چکا تھا، مگر آنکھیں آنسوؤں سے بغاوت کر رہی تھیں۔ مایوسی کے اندھیرے کنویں میں ڈوبتے ہوئے بھی، اس کے وجود میں ایک چنگاری سلگ رہی تھی۔ ایک ایسی چنگاری جو بجھنے سے انکاری تھی۔ اس کے ذہن کے پوشیدہ گوشوں میں ایک ادھورا منصوبہ ابھی تک زندہ تھا، جس کی لکیریں دھندلی اور مایوس کن، مگر ہلچل مچائے ہوئے، جیسے کوئی آخری کوشش کے طور پر موت کو چیلنج کر رہا ہو۔ یہ ایک بیٹی کی اپنی شناخت کو بچانے کی آخری اور بے بس فریاد تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان میں اورنگ زیب عالمگیر کی ہیبت و جلال کا سکہ رواں تھا۔ اگرچہ انصاف کا پرچم ہر جگہ لہراتا تھا اور عدل کی زنجیر بجتی رہتی تھی، لیکن اس وسیع سلطنت کے گوشوں میں، انسانیت سے عاری وحشی درندے اب بھی پل رہے تھے اور کمزور رعایا کا خون پی کر اپنی ہوس بجھاتے تھے۔ ایسا ہی ایک درندہ بنارس کے آسمان پر نمودار ہوا، کوتوال ابراہیم خان۔ نام تو ابراہیم تھا، مگر خصلت میں نمرود سے بڑھ کر ظالم اور مغرور۔ تکبر اور نخوت اس کی گھٹی میں پڑے تھے اور رعونت اس کی رگ رگ میں سرایت کر گئی تھی۔ پھر جب اس کی زہریلی نگاہ شکنتلا کے حسنِ بے مثال پر پڑی، تو اس کے اندر کا بھیڑیا جاگ اُٹھا۔ اس نے اپنے کارندوں کے ہاتھوں یہ زبانی فرمان پنڈت کے گھر پہنچا دیا: ”اپنی بیٹی کو سجی سجائی پالکی میں بٹھا کر سات دن کے اندر میرے محل روانہ کرو!“ اس کا حکم محض حکم نہ تھا، بلکہ لوہے پر کندہ ایک فرمان تھا، ناقابلِ تنسیخ اور انکار کی صورت میں موت کا پیامبر۔ بس سات دن کی مہلت، زندگی اور موت کے درمیان حائل ایک دھندلی سرحد، جس نے شکنتلا کی روشن دنیا کو یکدم تاریک کر دیا۔ مگر وہ پنڈت کی بیٹی تھی، پاکیزگی اور بلند حوصلگی اس کی فطرت کا حصہ تھی، اور اس کی رگوں میں بہنے والا خون غیرت اور ہمت کی حرارت سے تپ رہا تھا۔ وہ بخوبی جانتی تھی کہ بے حسی کے ساتھ اپنی بربادی کا تماشا دیکھنے سے کہیں بہتر ہے کہ خطرات کی موجوں میں کود کر موت کو للکارا جائے۔ کیونکہ خاموشی اور اطاعت محض تباہی تھی، جبکہ مزاحمت چاہے کتنی ہی کمزور سہی، نجات کا ایک مبہم امکان تو پھر بھی باقی تھا۔ باپو جی!“ اس کی آواز کانپ رہی تھی، مگر اس میں ایک فیصلہ کن لہجہ نہاں تھا۔ ”اس ظالم سے مہلت مانگیے! کچھ اور وقت لیجیے! شاید! اس عرصے میں ہم کوئی راستہ تلاش کر سکیں!“ پنڈت نے بیٹی کی التجا کو اپنی ڈوبتی کشتی کا آخری سہارا جان کر تھام لیا۔ وہ اپنی نحیف اور لرزاں ٹانگوں پر بمشکل کھڑا ہوا اور دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا، گرتا پڑتا کوتوال کے محل کی جانب روانہ ہوا، جیسے کوئی اپنی موت کی جانب کھنچا جا رہا ہو۔ کوتوال کے محل پہنچ کر وہ خاک نشیں ہو کر عاجزی کی تصویر بنا، منت سماجت کرنے لگا۔ گڑگڑایا، آنسو بہائے، اپنے گریبان چاک کیے، ہر وہ ذلت گوارا کی جو ایک بے بس باپ کر سکتا تھا۔ کوتوال نے حقارت سے اس کی ذلت آمیز التجاؤں کو سنا، پھر تکبر سے ہونٹوں کو مروڑ کر ایک سرد نگاہ ڈالی اور سرسری طور پر رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہنے لگا: ”مہلت میں مزید سات دن کی وسعت کی جاتی ہے ……… “ گویا جلاد نے کسی قیدی کی موت کی سزا پر عمل درآمد میں چند دن تاخیر کر دی ہو۔ پنڈت شکستہ حال اور غم سے چُور گھر لوٹا، گویا اپنی روح وہیں دربار میں چھوڑ آیا ہو۔ بیٹی دروازے پر منتظر تھی، آنکھوں میں بے یقینی اور ہونٹوں پر سسکیاں دبائے، بڑی مضطرب نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ ”باپو جی……“ وہ بے چینی اور خوف سے کانپتے لہجے میں بمشکل بول پائی، ”کیا……وقت ملا؟“ پنڈت نے نگاہیں چرا کر جواب دیا۔ آواز اس قدر بوجھل تھی جیسے برسوں کا غم ایک نحیف سانس میں سمٹ آیا ہو، ”ہاں……بیٹی……سات دنوں کی مزید مہلت مل گئی ہے۔“ شکنتلا نے ایک گہرا سانس لیا، ایک آہ جو گھٹن زدہ فضا میں تازہ ہوا کا جھونکا تھی۔ اب اس کی آنکھوں میں وہ مایوسی اور وحشت نہیں، بلکہ ایک انجانی چمک سی تھی۔ اندھیرے میں امید کی کرن، مایوسی کے خلاف ایک خاموش بغاوت۔ ”یہ ایک ماہ ہماری زندگی کا حاصل ہوگا باپو جی“ اس نے آہستگی سے کہا مگر ہر لفظ میں عزم کوٹ کوٹ کر بھرا تھا، ”یہ مہلت نہیں……یہ ایک موقع ہے……اپنی تقدیر کو بدلنے کی آخری کوشش۔“ یہ قلیل مہلت، جو درحقیقت ایک سراب تھی، اسی میں شکنتلا نے اپنی تقدیر کے تاریک نقوش کو نورِ سحر میں تبدیل کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اس نے چار دیواری کی اسیری میں دم گھٹتے ہوئے زندگی گزارنے اور بے آواز آنسو بہانے سے صاف انکار کر دیا۔ وہ رسم و رواج کی اس پگڈنڈی سے ہٹ کر، ایک ایسے راستے پر گامزن ہوئی جس پر عورتوں کے قدموں کے نشان جرم سمجھے جاتے تھے۔ اس نے اپنی نسوانیت کو مردانہ جبّے میں چھپایا، اور مردوں کا پُرجلال لباس زیبِ تن کیا، اپنے چہرے کو نقاب کی اوٹ میں روپوش کر دیا اور ایک فولادی عزم کو روح کا حصار بنا کر دہلی کی خوفناک راہوں پر تنہا قدم رکھ دیا۔ یہ ایک بے مثل جستجو تھی، جس میں یا تو اس کی عزتِ نفس بچ جاتی، اور وہ سر اُٹھا کر جینے کے قابل ہو جاتی، یا پھر ہر چیز ہمیشہ کے لئے خاکستر ہو جاتی اور وہ گمنامی کے اندھیروں میں گم ہو جاتی۔ اورنگ زیب کے دربار تک رسائی پانے کے لئے اسے کس وادیِ پُرخار سے گزرنا تھا، اس کمزور کو کیا خبر تھی؟ کیا ہندوستان کا تاجدار اس بے بس کی فریاد پر توجہ دے گا؟ کیا انصاف کی اس جان لیوا تلاش میں وہ تاریخ کے بے رحم بھنور میں ڈوب جائے گی، یا پھر اس کی صدائے فریاد آنے والے کل کے لئے ظلم کے خلاف بغاوت کا ترانہ بن جائے گی؟ وقت کے گزرتے لمحات ریت کی مانند ہاتھ سے پھسل رہے تھے۔ دہلی کی کٹھن راہوں پر شکنتلا مردانہ لباس میں سفر کر رہی تھی، مگر اس کے نسوانی دل میں امید و خدشات ایک ساتھ گردش کر رہے تھے۔ کیا وہ شہنشاہ تک پہنچ پائے گی؟ کیا وہ بادشاہ تک پہنچ پائے گی، جس کے انصاف کی کہانیاں تو سنی تھیں مگر کبھی اس کی آواز نہیں سنی۔ کیا وہ اپنی فریاد اس عالی مقام دربار تک پہنچانے میں کامیاب ہو پائے گی، جہاں بڑے بڑے صاحبِ اقتدار تاجداروں کے لیے بھی رسائی ایک انتہائی دشوار امر ہے؟ اور سب سے اہم سوال: کیا وہ اپنی اصل شناخت چھپا کر رکھ سکے گی؟ ہر افق سے پھوٹتی صبح اس راز کے فاش ہونے کے خدشے کو بڑھاتی جاتی تھی۔ رات کی تنہائی میں، آگ کے سامنے بیٹھی، وہ اپنی حفاظت، اپنی عزت اور اپنی بقا کے لیے بھگوان سے پراتھنا کرتی تھی۔ سفر کے ہر گزرتے پل نے اسے نہ صرف سخت جان بنایا، بلکہ اس کے وجود کو گویا آگ میں تپا کر کندن سا خالص کر دیا۔ گھوڑے کی پیٹھ پر، سلطنتوں کے ٹوٹتے عروج اور جنگوں کے دشوار گزار راستوں سے گزرتے ہوئے، اس نے صبر کا سبق سیکھا۔ وہ جو کبھی ایک معمولی لڑکی تھی، اب ایک نڈر مسافر بن چکی تھی، ایک ایسی پُرعزم روح، جو انصاف کی تلاش میں منزل سے آگے بڑھنے کو تیار تھی۔ بالآخر، کئی دنوں کی مسافت کے بعد، وہ دہلی پہنچی۔ یہ جمعہ کا مبارک دن تھا۔ سورج بلند ہو رہا تھا اور شہر بیدار ہو رہا تھا۔ شکنتلا نے فوراً لوگوں سے اورنگ زیب عالمگیر کے بارے میں پوچھا ”مجھے بادشاہ سلامت سے ملنا ہے۔ وہ کہاں ملیں گے؟“۔ لوگوں نے بتایا کہ جمعہ کی نماز کے بعد بادشاہ شاہی مسجد سے نکلتے ہیں اور وہیں باہر ضرورت مندوں اور فریادیوں سے ملتے اور ان کی شکایات سنتے ہیں۔ وہ جمعہ کی صبح مسجد شاہی کے باہر کھڑی تھی، اس کے چاروں طرف امید اور یاس کے مارے لوگوں کا ایک جمِ غفیر تھا۔ بادشاہ سلامت کا دیدار اور دادرسی حاصل کرنے کے لیے سبھی بے تاب تھے۔ دل دھڑک رہا تھا، گویا پسلیوں کے پنجرے کو توڑ کر باہر نکل آئے۔ نمازِ جمعہ ختم ہو چکی تھی۔ مسجد شاہی کا وسیع صحن زائرین سے اٹا پڑا تھا، ہر طرف سرگوشیوں اور التجاؤں کی دھیمی لہریں گونج رہی تھیں۔ سورج کی سنہری کرنیں سنگِ مرمر کی محرابوں اور میناروں پر رقصاں تھیں، لیکن ایک خاموش اضطراب فضا میں منڈلا رہا تھا۔ یہ اورنگ زیب عالمگیر کی آمد کا وقت تھا، جہاں سب کی نگاہیں اورنگ زیب عالمگیر کے دیدار کے لیے بے تاب تھیں۔ افق کے پار مسجد کے اندرونی دروازے کی سمت اچانک ایک ہلچل سی اٹھی۔ ہجوم کی آنکھیں ایک جانب مرکوز ہو گئیں، سرگوشیاں دب کر خاموشی میں بدل گئیں۔ پھر جلال و ہیبت، وقار و عظمت کا جیتا جاگتا مجسمہ نمودار ہوا، ہندوستان کا عظیم شہنشاہ، اورنگ زیب عالمگیر۔ سادگی اس کا زیور تھی۔ نہ کوئی شاہانہ جلوس، نہ لاؤ لشکر، نہ تزک و احتشام۔ صرف چند خاص الخاص محافظوں کے حصار میں، وہ اپنی منفرد شان و تمکنت سے مسجد کی سیڑھیاں اس طرح اتر رہا تھا جیسے کوئی آبشار پہاڑ کی بلند چوٹیوں سے دامنِ زمین کی جانب بہتا ہو۔ لباس سادہ، جسم پر صرف ایک سفید عبا، سر پر معمولی عمامہ، لیکن اس کی شخصیت کا جلال ہر نمود و نمائش پر غالب تھا۔ اس کی آنکھوں میں عمیق سمندر کی گہرائی تھی، جن میں دور اندیشی اور صوفیانہ سکون کی جھلک نمایاں تھی۔ قدم دھیمے مگر پُرعزم، رفتار میں ٹھہراؤ مگر دبدبہ نمایاں مسجد کی دیواروں پر روشنی اور سایوں کا ایک پُراسرار رقص رواں تھا۔ بلند محرابوں سے سورج کی کرنیں چھن چھن کر نیچے اتر رہی تھیں اور اورنگ زیب کے چہرے پر جا پڑتیں، جہاں وہ نور کی ایک ہلکی سی چادر بن کر چمک رہی تھی۔ اس چہرے پر اترتا جلال گویا ایمانِ کامل کی زندہ تفسیر تھا۔ اس کے ہاتھ میں تسبیح کے دانے خاموشی سے گردش کر رہے تھے گویا ظاہری دنیاوی معاملات کے ہجوم میں بھی دل یادِ الٰہی سے یک لمحہ غافل نہ تھا۔ ایک گہرا، خاموش تقدس فضا میں سمایا ہوا تھا، جیسے وقت اپنی چال بھول کر ٹھہر سا گیا ہو۔ شہنشاہ کا یہ جلال اور وقار اتنا روح پرور تھا کہ ہر نگاہ بس اسے تکتی ہی رہ گئی، گویا دنیا کی ساری حرکتیں اسی لمحے میں ساکت ہو گئی ہوں۔ پھر اس نے اپنے منفرد انداز میں سر جھکایا اور دائیں جانب، پہلی صف میں کھڑے ایک فریادی کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے ہاتھ بڑھایا، یہ ہاتھ تھا ایک عظیم حکمران کا، ایک منصف کا، اور ایک صوفی منش درویش کا۔ خط وصول کرتے ہوئے اس کی نگاہوں میں عجز و انکساری جھلک رہی تھی، مگر جوں ہی ناانصافی کی داستانیں اس کے کانوں تک پہنچیں، وہی آنکھیں شعلوں کی طرح بھڑک اٹھیں، اور اس کا عزم بجلی کی مانند چمک کر سامنے آیا۔ اورنگ زیب کی مسجد میں آمد محض ایک ظاہری منظر نہ تھی، یہ ایک ایسا لمحہ تھا جہاں ایک عادل حکمران کی روح اپنے جلال، سادگی اور صوفیانہ گہرائی کے ساتھ جیتے جاگتے روپ میں ڈھل گئی تھی۔ یہ منظر دلوں کو مسخر کر لیتا تھا اور ایک اٹل یقین جگاتا تھا کہ انصاف کی اس دہلیز سے کوئی خالی ہاتھ نہ لوٹے گا۔ اور پھر وہ غیر معمولی لمحہ بھی آ گیا، جب اورنگ زیب نے شکایت وصول کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ شکنتلا پر ایک ایسی گھبراہٹ چھا گئی، جس کی گہرائی کی کوئی حد نہ تھی۔ پھر اچانک ہی بادشاہ سلامت نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔ گویا اس کے دل پر بجلی کا ایک عظیم طوفان گر پڑا ہو۔ اس کے کانوں میں جیسے کوئی سرگوشی گونجی: ”پردہ…… یہ پردہ کیوں؟“ یہ خیال ایک تیز تیر کی طرح اس کے جگر میں اتر گیا۔ پھر اچانک ہی اس کے لبوں سے ایک بے ساختہ، درد میں ڈوبا، شکایت سے بھرا، اور بے چینی سے لبریز سوال پھوٹ پڑا: ”مہاراج! یہ تفریق کیوں؟ جب آپ نے سب سے براہِ راست خط قبول کیے، تو میرا خط پردے کے پیچھے کیوں؟ کیا میں اتنا ناپسندیدہ ہوں؟“ بادشاہ کے چہرے پر ذرا بھی تغیر نہ آیا، اس کے لہجے میں وہی وقار اور متانت تھی جو سلطنت مغلیہ کی پہچان تھی، مگر الفاظ میں ہمدردی کی ایک ہلکی سی لہر بھی محسوس ہوئی: ”اسلام غیر محرم عورتوں کو چھونے سے منع کرتا ہے، اور اے نوجوان، تیری آنکھوں کی چمک اور تیری آواز کا زیر و بم گواہ ہے کہ تو مرد نہیں، عورت ہے۔“ وہ لمحہ شکنتلا پر صدیوں لمبا گزرا۔ شناخت آشکار ہو چکی تھی، لیکن سزا یا تذلیل کے بجائے، اورنگ زیب کی آنکھوں میں اسے احترام اور رحمدلی کی جھلک نظر آئی۔ سپہ سالار کے ظلم سے بچنے کے لیے نکلی ہوئی شکنتلا، اب شہنشاہِ ہند کے حضور کھڑی تھی، نقاب الٹے، اپنی داستانِ غم سنانے کے لیے……اور اس فیصلے کا انتظار کرنے کے لیے جو ایک شہنشاہ کا عدل رقم کرنے والا تھا۔ کیا اورنگ زیب کا انصاف اس کی امیدوں کا محور ثابت ہوگا، یا پھر وہ تاریخ کے بے رحم صفحات میں ایک اور مظلوم عورت کا قصہ بن کر رہ جائے گی؟ بادشاہ نے شفقت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا، پھر فرمایا، ”بیٹیوں کو سڑکوں پر اس انداز میں نہیں آنا چاہیے۔ بیٹیوں سے تو محل میں بیٹھ کر باتیں کی جاتی ہیں۔“ یہ جملہ کہہ کر اورنگ زیب آگے بڑھ گئے۔ شکنتلا کو دیوانِ عام میں بادشاہ کے حضور پیش کیا گیا۔ دربار میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی، اور سب نگاہیں شہنشاہِ وقت پر جمی تھیں۔ شکنتلا نے ادب و احترام سے سر جھکایا اور اپنا سارا ماجرا بادشاہ کے حضور بیان کر دیا۔ ”وہ کوتوال، جو آپ نے بنارس میں مقرر کیا، میری عزت کا دشمن بن بیٹھا ہے۔ اس نے مجھے فلاں دن کی مہلت دی ہے۔ میں آپ کی دہلیز پر فریاد لے کر آئی ہوں، بتائیے اب میں کیا کروں؟“ یہ سن کر اورنگ زیب عالمگیر نے وہ جواب دیا جو شکنتلا کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا: ”جاؤ! میرا کوتوال جو کہتا ہے، وہی کرو!“ شکنتلا یہ سن کر سکتے میں آ گئی۔ اس کے تو اوسان خطا ہو گئے۔ اس نے سوچا کہ یہ سب ایک جیسے ہی نکلے۔ میں تو سمجھ رہی تھی کہ بادشاہ سلامت مدد کریں گے، مگر انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ جو کوتوال کہتا ہے، وہی کرو۔ روتی ہوئی گھر واپس آ گئی۔ باپ نے گھبرا کر پوچھا، ”کیا ہوا بیٹی؟…دہلی میں کیا گزری؟ کس حال میں لوٹی ہو؟ کیا کوئی آس بندھی؟ کیا شہنشاہ نے دادرسی کی کوئی نوید سنائی؟“ ……!!! شکنتلا نے ایک گہری سانس بھری، ایک آہ جو صدمے اور مایوسی کی گہرائی سے اُبھری۔ ”انہوں نے تو بس یہی کہا باپو جی کہ جو میرا کوتوال کہتا ہے، ویسا ہی کرو!“۔ یہ جواب ایسا تھا جیسے کسی نے لہو میں زہر گھول دیا ہو۔ پنڈت جی اسے سن کر کچھ لمحے ساکت رہے، گویا ان کے وجود سے روح پرواز کر گئی ہو۔ پھر ایک دردناک کراہ ان کے لبوں سے نکلی۔ یہ آواز نہیں تھی، موت کا نوحہ تھا۔ ”بیٹی……تو پھر کوئی سبیل نہیں اب تو بس یہی بچا ہے کہ ہم اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیں، دریائے گنگا میں ڈوب مریں، اس ذلت سے تو موت بہتر ہے۔“ شکنتلا نے حیرت اور بے یقینی کے عالم میں اپنے والد کی طرف دیکھا، کیا یہ وہی نڈر باپ ہے، جو بڑی بڑی مصیبتوں کے سامنے کبھی جھکا نہیں! پھر بجھے دل اور کانپتے ہونٹوں سے بولی، ”نہیں باپو جی……اتنی جلدی کیا ہے؟ ابھی اتنا یقین نہ ہاریں۔“ پنڈت نے درد اور حیرانی سے پوچھا ”کیوں بیٹی؟ اب کون سی امید باقی ہے؟ کیا اب بھی کوئی معجزہ ہوگا؟“ شکنتلا نے رازدارانہ لہجے میں جواب دیا، ”سنئے تو! جیسا کوتوال کہتا ہے، ویسا ہی تو مجھے کرنا ہے……اور وہی میں کروں گی جو بادشاہ سلامت نے حکم دیا ہے۔ میں ان کی بات کیسے ٹال سکتی ہوں؟“ پنڈت مایوسی اور غصے سے پھٹ پڑا، ”مگر بیٹی……کیا تم اپنی عزت……اپنی آبرو کو خاک میں ملا دو گی؟“ شکنتلا نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں موند لیں، پھر نگاہیں اٹھائیں اور باپ کی جانب دیکھا۔ اب ان آنکھوں میں نہ بے بسی تھی، نہ یاس، بلکہ امید کی ایک چھپی ہوئی چمک جھلک رہی تھی۔ ”نہیں باپو جی……عزت اب بھی خطرے میں نہیں۔ ابھی ایک راہ باقی ہے، امید کی آخری کرن!“ پنڈت نے تذبذب اور تعجب سے کہا، ”وہ کیا بیٹی؟ اب کون ہماری مدد کرے گا؟ وہ بادشاہ، جس نے خود تمہیں جلاد کی خواہش پوری کرنے کا حکم دے دیا؟“ شکنتلا نے دھیمے مگر پُراعتماد لہجے میں راز کھولا، ایک سرگوشی جو خاموشی کو چیرتی ہوئی آئی: ”باپو جی……جب میں ان کے سامنے فریاد لے کر کھڑی تھی، تب شہنشاہ نے تین بار مجھے ’بیٹی‘ کہہ کر پکارا تھا۔ اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ جب کوئی سچا مسلمان کسی لڑکی کو ’بیٹی‘ کہتا ہے، تو وہ اس کی عصمت کو کبھی لٹنے نہیں دیتا۔“ یہ سنتے ہی پنڈت کی غمناک آنکھوں میں ایک امید کی کرن جاگ اٹھی، ایک کمزور امید، مگر اندھیرے میں یہ بھی بیش بہا تھی۔ ”تو کیا بیٹی……اب ہمیں پھر سے انتظار کرنا ہوگا؟“ ”ہاں باپو جی!“ شکنتلا نے صبر اور یقین سے کہا، ”اب صبر کر کے انتظار ہی ہماری عقلمندی ہے۔ تقدیر کا فیصلہ یہی ہے، انتظار……اور بس انتظار!“ وقت اپنی بے رحم چال سے گزر رہا تھا، ہر لمحہ شکنتلا اور پنڈت کے دلوں پر مایوسی کا ایک نیا بوجھ لادتا جا رہا تھا۔ مہلت کے دن ایک دھندلی شام کی مانند سمٹتے چلے آئے۔ کوتوال کی بھیجی ہوئی پالکی پنڈت کے دروازے پر سجی دھجی کھڑی تھی۔ ایسی سجاوٹ جیسے کوئی دلہن بیاہنے آئی ہو، مگر حقیقت میں یہ موت کا خاموش فرشتہ تھی۔ پنڈت کے گھر پر غم کا گہرا سناٹا چھایا تھا۔ شکنتلا نے فیصلہ کن گھڑی کو بھانپ لیا اور اپنے باپ کو تسلی دی۔ اس کی آنکھوں میں اب بھی ایک اٹل عزم جھلک رہا تھا۔ ایک ایسی چمک جو مایوسی کے سیاہ بادل چیرتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ وہ دلہن کی پوشاک میں ملبوس ہوئی۔ زیورات سے آراستہ، سج دھج کر ایسی بیٹھی جیسے بیاہ کے جوڑے میں سجی کوئی سچی دلہن ہو۔ مگر اس کے دل کی بھڑکتی آگ اس لباس کی رنگینی اور زیورات کی چمک کو بے رنگ کر رہی تھی۔ پنڈت نے لرزتے ہاتھوں سے ڈولی کا پردہ اٹھایا اور اپنی بیٹی کو الوداعی نگاہوں سے دیکھا۔ ایک ایسی نظر جس میں پیار، درد اور ایک خاموش سوال سمٹا تھا: ”یہ جدائی کیا ابدی ہوگی؟“ پالکی اٹھی اور کوتوال کے محل کی جانب چل پڑی۔ بنارس کی تنگ گلیوں سے گزرتے ہوئے شکنتلا کو ہر قدم پر اپنی امید دھیرے دھیرے دم توڑتی محسوس ہوئی۔ کیا سب کچھ بے سود تھا؟ کیا اورنگ زیب کا ”بیٹی“ کہنا محض ایک زبانی کلام تھا، جو ہوا میں بکھر گیا؟ مگر اس کا دل یہ ماننے کو راضی نہ تھا۔ اسے پختہ یقین تھا کہ تین بار ادا کیا گیا ”بیٹی“ کا لفظ یوں بے معنی ضائع نہ ہوگا۔ جب ڈولی کوتوال کے دروازے پر جا رکی، تو شادیانوں کی گونج اٹھی۔ کوتوال خود استقبال کے لیے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر خوشی کی رمق اور لبوں پر فتح کی ایک خودسر مسکراہٹ ناچ رہی تھی۔ اس نے خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ پنڈت کی یہ دلیر بیٹی، جو کبھی ہمت کی مثال تھی، اتنی آسانی سے ہار مان لے گی۔ دلہن اندر نہیں آئے گی!“ کوتوال نے حکم صادر کیا۔ ”کیا مطلب؟“ حاضرین نے حیرت سے پوچھا ”مطلب یہ کہ آج میں بہت خوش ہوں۔ اس خوشی میں صدقہ و خیرات کروں گا۔“ اس نے سونے کے سکّے منگوائے۔ ایک بڑا تھال بھر کر، خود دروازے پر کھڑا ہو گیا، اور سکّے فقیروں اور محتاجوں پر لٹانے لگا۔ لوگ دیوانہ وار سونے کے سکوں پر ٹوٹ پڑے۔ اس ہنگامہ خیز ماحول میں ایک پُراسرار فقیر نمودار ہوا۔ پھٹے پرانے لباس، گرد آلود چہرہ اور چادر سے ڈھکا سراپا۔ وہ فقیروں کے ہجوم میں ایسے داخل ہوا جیسے صدیوں سے انہیں کا حصہ ہوں۔ جب کوتوال بے دریغ سکّے لٹا رہا تھا تو اس فقیر نے بھی آگے بڑھ کر بھیک کے لیے صدا لگائی، ”اے سخی! فقیر پر بھی نگاہِ کرم ہو!“ کوتوال نے اس کی جانب ایک سرسری نگاہ ڈالی۔ یہ کوئی عام فقیر نہ تھا۔ اس درویش میں کچھ تو تھا جو سب سے جدا تھا، کوئی ان کہی گہرائی، کوئی چھپی ہوئی رمز۔ مگر کوتوال اپنی فتح کے نشے میں چور تھا، غرور اس کے سر پر سوار تھا۔ ”اندھا ہے کیا؟“ اس نے تکبر بھرے لہجے میں طنز کیا، ”دیکھ نہیں رہا، زمین پر اشرفیاں بکھری پڑی ہیں؟ جی بھر کے سمیٹ لے، تجھے کون روکتا ہے! کیسا فقیر ہے تُو، جو بھیک مانگنے کا سلیقہ بھی نہیں جانتا؟“ فقیر نے قدرے پُرسکون لیکن مضبوط لہجے میں جواب دیا: ”میں ان بھکاریوں میں سے نہیں جو زمین پر بکھرا ہوا سمیٹتے پھریں۔ میں اپنی قیمت وصول کرتا ہوں۔ اگر سچا سخی ہے، تو میرے ہاتھ میں بھیک رکھ دے، تب تو تجھے مانوں!“ ہجوم میں ایک ہمہمہ سا اٹھا۔ یہ کیسا فقیر تھا، جو حاکمِ وقت کے کوتوال کو اس دھج سے للکار رہا تھا؟ اس کے لہجے کی تیزی سے کوتوال کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ بڑا سیدھا سادھا بنا پھرتا ہے!“ کوتوال نے دانت پیستے ہوئے طنز کیا، ”اگر آج جشن کا دن نہ ہوتا، تو تیری گردن اب تک اڑا چکا ہوتا۔ اچھا، لے، یہیں اپنا ہاتھ بڑھا، تجھے بھی تیری مراد دے دیتے ہیں!“ کوتوال نے آخری بار تھال سے سِکوں کا ایک ڈھیر اٹھایا اور تکبر بھرے انداز میں فقیر کی جانب بڑھا۔ جیسے ہی اس نے سِکے فقیر کے ہاتھ پر رکھے، فقیر کی انگلیوں نے بجلی کی سی پھرتی دکھاتے ہوئے کوتوال کی کلائی کو آہنی شکنجے میں جکڑ لیا اور پھر پلک جھپکتے ہی اپنے چہرے سے چادر ایک طرف سرکا دی۔ اور پھر ایک غیر معمولی منظر وجود میں آیا۔ کوتوال سمیت وہاں موجود ہر شخص کی سانسیں تھم گئیں۔ یہ کوئی عام فقیر نہ تھا، پھٹے کپڑوں اور گرد آلود چہرے کے پردے میں چھپا تھا جلال و ہیبت کا ایک جوشیلا آتش فشاں، دنیا کی عظیم ترین سلطنت کا روحِ رواں، شہنشاہِ عز و توقیر، اورنگ زیب عالمگیر! اس کے چہرے پر انگاروں سی سرخی چھائی تھی، اور آنکھوں سے غیظ و غضب کی چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔ کوتوال کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ وہ اپنی جگہ پر ساکت کھڑا رہ گیا، جیسے زمین شق ہو جائے اور وہ اس کی گہرائی میں دھنس جائے۔ اس کا سارا تکبر، ساری شیخی دھوئیں کی طرح بکھر گئی۔ شہنشاہ کی آواز گرجی، اتنی بلند کہ محل کی فصیلیں گونج اٹھیں۔ مگر اس گرج میں غضب تھا، حکمت تھی اور انصاف کی للکار۔ ”اے ظالم، تو نے کیا سمجھا تھا کہ اورنگ زیب دہلی میں بیٹھا سو رہا ہے اور یہاں بنارس میں تیری ہوس کی حکمرانی چلے گی؟ کیا تُو یہ بھول گیا کہ ایک شہنشاہ کی نگاہ ہر جگہ پہنچتی ہے، اور عدل کے ہاتھ بہت لمبے ہوتے ہیں؟ تو نے میرا سپاہی ہونے کی عظمت خاک میں ملا دی اور سلطنت کے نام پر داغ لگایا۔ افسوس! تُو نے شاہی عدل کو پہچانا ہی نہیں! ہم مسندِ حکومت پر ہوں یا خاک نشیں، خدا کا خوف اور رعایا کی امانت ہمیشہ ہمارے دل پر نقش رہتی ہے۔ اور آج، تیری خیانت اور ظلم کی سیاہی حد سے بڑھ گئی ہے! اب تیری بدکرداری کی قیمت تُو اپنی جان سے ادا کرے گا۔“ انصاف کا فرشتہ نازل ہو چکا تھا۔ ظلم کی سیاہ رات ختم، عدل کا روشن دن طلوع ہو چکا تھا۔ کوتوال کے گناہوں کا حساب اب چکتا ہونا تھا۔ اورنگ زیب نے ایک جنبشِ ابرو سے شاہی محافظوں کو حکم دیا۔ انصاف اب بے رحم ہونے والا تھا۔ کوتوال پر گویا آسمان ٹوٹ پڑا تھا۔ شاہی قہر کا سایہ سر پر منڈلاتا دیکھ کر اس کے چہرے سے تمام رنگ اُڑ گئے۔ جس ہوس اور تکبر سے اس نے پنڈت کی بیٹی کی عصمت دری کا منصوبہ بنایا تھا، اب وہی ہوس اسے موت کے جبڑوں میں دھکیل رہی تھی۔ اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے، زبان لڑکھڑانے لگی اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ وہ اپنے گناہوں کی پاداش کو جان چکا تھا۔ جرم اتنا سنگین تھا کہ فوری اور عبرتناک سزا لازم تھی۔ بادشاہ کے اشارے پر بجلی سی کوند گئی۔ شاہی محافظ پھرتی سے آگے بڑھے۔ رسیوں کا جال ڈال کر محل کے محافظوں نے کوتوال کو گھیر لیا۔ وہ کوتوال کو گھسیٹتے ہوئے اس چبوترے پر لے گئے جہاں تھوڑی دیر پہلے جشن کا سماں تھا اور اب ماتم کی تاریکی گہری ہوتی جا رہی تھی۔ مجرم بے بسی کی تصویر بنا کھڑا تھا اور شہنشاہ کا غضب ایک سیلاب کی مانند امڈ آیا تھا۔ اورنگ زیب نے اپنا رعب دار نظریں مجمعے پر ڈالیں۔ ایک سکوت چھا گیا جس میں صرف انصاف کی منتظر سانسوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ بادشاہ نے بلند آواز میں خطاب کیا، ”سنو اے اہلِ بنارس!، آج تم اپنی آنکھوں سے ظلم کا انجام دیکھو گے۔ یہ کوتوال جسے تمہارا محافظ ہونا چاہیے تھا، بھیڑیا بن گیا تھا اور اس نے اپنی رعایا پر ہی حملہ کیا۔ اس نے طاقت اور عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھایا اور ایک معصوم بیٹی کی عزت پامال کرنے کی کوشش کی۔ ایسے جرائم کی سزا صرف موت ہے اور سلطنت اورنگ زیب کبھی ایسے درندوں کو زندہ نہیں چھوڑتی۔ آج اس کی سزا کا اعلان ہے، جو ہر حاکم اور ہر رعایا کے لیے عبرت کا نشان بنے گا! حکم ہے کہ اس بدکردار کو چار ہاتھیوں کے پاؤں سے باندھ دیا جائے! اس کے وجود کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں، تاکہ آئندہ کسی کو یہ جرأت نہ ہو کہ وہ عہدہ پا کر رعایا پر ظلم ڈھائے اور اپنی خواہشات کو قانون سے بالاتر سمجھے!“ اتنا ہولناک حکم صادر ہوتے ہی ماحول پر ایک جان لیوا سکوت طاری ہو گیا۔ فضا میں ایک دم سناٹا چھا گیا، پھر اس عبرتناک سزا کے نفاذ کے لیے خوفناک تیاریاں شروع ہو گئیں۔ رسیوں کی سرسراہٹ، زنجیروں کی جھنکار اور جلادوں کے قدموں کی چاپ سے فضا مزید سوگوار ہو گئی۔ چار دیوہیکل ہاتھی مستی میں جھومتے اور اپنی زنجیریں بجاتے ہوئے میدان میں لائے گئے۔ ان کی چنگھاڑ سے زمین دہل گئی اور حاضرین کے دل خوف سے کانپ اٹھے۔ کوتوال کو بے رحمی سے گھسیٹ کر چبوترے پر لایا گیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی اور بے بسی کے آثار نمایاں تھے۔ موت اس کی آنکھوں کے سامنے ناچ رہی تھی، ہونٹ پتھر کی طرح سخت اور بے حس ہو چکے تھے۔ التجا اور فریاد کے تمام راستے مسدود ہو چکے تھے، اس لیے اس کے حلق سے ایک لفظ بھی نہ پھوٹا۔ جلادوں نے تیزی سے حرکت کرتے ہوئے رسیوں سے اس کے ہاتھ اور پیروں کو ہاتھیوں سے باندھ دیا گیا۔ اور پھر سزا پر عمل درآمد کا جان لیوا لمحہ آیا۔ ایک آخری، کربناک چیخ سنائی دی جو ہاتھیوں کے قدموں کی ہولناک دھمک میں ڈوب گئی۔ زمین دھنسی، خون کا فوارہ بلند ہوا، اور پلک جھپکتے میں کوتوال کا وجود ٹکڑے ٹکڑے ہو کر انصاف کی بھینٹ چڑھ گیا۔ عدل کی کڑک نے ظلم کی کمر توڑ دی۔ چبوترے پر بکھرے اعضا، ناانصافی کی حتمی قیمت ظاہر کر رہے تھے۔ انصاف ہو چکا تھا۔ انتقام تکمیل کو پہنچا۔ اورنگ زیب فاتحانہ نہیں، عاجزانہ انداز میں مقتل سے روانہ ہوئے۔ ظلم کا خاتمہ ہو چکا تھا، لیکن ان کے دل میں فتح کا غرور نہیں، خدا کی شکرگزاری کا جذبہ موجزن تھا۔ وہ سیدھے مسجد کی طرف بڑھے۔ مسجد کے پُرسکون ماحول میں اورنگ زیب نے دو رکعت نمازِ شکرانہ ادا کی۔ سجدے میں جب جبینِ نیاز ٹکی تو آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب جاری ہو گیا۔ گڑگڑا کر دعا کی، ”اے میرے پروردگار! تیرا بے پایاں کرم ہے کہ تو نے اس ناچیز بندے کو عدل قائم کرنے اور مظلوم کی دادرسی کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں تیرا عاجز بندہ ہوں، اور یہ سب تیری ہی عنایت کا نتیجہ ہے۔ مجھ سے اپنی مخلوق کے حق کا تحفظ کروا، اور مجھے ہمیشہ صراطِ مستقیم پر قائم رکھ۔“ نماز سے فارغ ہوئے تو ان کا دل نورِ ایمان سے جگمگا اٹھا تھا۔ ایک گہرا سکون اور قلبی اطمینان ان کے وجود پر چھا گیا۔ اب اورنگ زیب نے پنڈت شیوناتھ کے گھر کا رُخ کیا، وہ گھر جہاں ایک بیٹی نے انصاف کی خاطر دہلی تک کا سفر طے کیا تھا، جہاں ایک خاندان اپنی عزت کی تذلیل کے خوف سے لرزہ براندام تھا۔ پنڈت کے گھر کے چبوترے پر پہنچ کر وہ گھوڑے سے اترے۔ پھر ان کی نگاہیں شکنتلا کو ڈھونڈنے لگیں، جو سہمی ہوئی، ایک کونے میں روپوش تھی۔ بادشاہ نے اسے پیار اور شفقت بھرے لہجے میں پکارا، ”بیٹی! پاس آؤ۔“ جب وہ قریب آئی، تو اورنگ زیب نے شفقت بھرے لہجے میں فرمایا، ”بیٹی! پیاسا ہوں، پانی پلاؤ۔“ شکنتلا نے فوراً پانی لے کر پیش کیا۔ اورنگ زیب نے مٹی کے پیالے کو تھاما، ایک ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائی اور کہا، ”بیٹی، جس دن تیری فریاد میری دہلیز تک پہنچی تھی، اسی دن میں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک تیرے ساتھ انصاف نہ کروں، پانی کے ایک قطرے کو ہاتھ نہ لگاؤں گا۔ آج، خدا کا شکر ہے، انصاف کا سورج طلوع ہوا، اور اب میں اپنی پیاس بجھا سکتا ہوں۔“ پنڈت اور دیگر ہندو بھائی یہ عدل دیکھ کر مبہوت رہ گئے۔ اورنگ زیب عالمگیر کی عظمت ان کے دلوں میں نقش ہو گئی۔ شکرگزاری کے جذبات سے لبریز ہو کر پنڈت شیوناتھ نے کہا، ”مہاراج، آپ نے ہمارے خاندان پر جو احسان کیا ہے، وہ ناقابلِ فراموش ہے۔ ہم آپ کے اس عدل اور کرم کا بدلہ تو نہیں چکا سکتے، لیکن اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس چبوترے کے قریب ایک مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مسجد ہمیشہ آپ کے انصاف کی یادگار اور آپ کی عظمت کی علامت رہے گی۔ ہم اس کا نام ’دھنیرا مسجد‘ رکھیں گے، یعنی، انصاف کا گھر۔“۔ حاضرین نے بیک زبان اس تجویز کی تائید کی۔ پنڈتوں نے اعلان کیا کہ یہ مسجد شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے عدل کے شکرانے میں ان کی جانب سے ایک نفیس تحفہ ہے۔ اور کوتوال کو دی گئی عبرت ناک سزا کو ایک سنہری تختی پر کندہ کر کے آویزاں کیا گیا، ایک ایسی یادگار جو آنے والی نسلوں کو اورنگ زیب کے انصاف کی داستان سناتی رہے گی۔ اورنگ زیب نے سب کا شکریہ ادا کیا اور رخصت ہوتے وقت جو نصیحت فرمائی، وہ اب زرِ ناب سے کندہ کرنے کے قابل ہے۔ انہوں نے کہا، ”یاد رکھو، بیٹیاں سب کی مشترکہ امانت ہیں۔ خواہ مسلمان ہو یا ہندو، عورت کی عزت و حرمت ہر چیز سے بالاتر ہے۔ یہی ہمارا دین ہے، اور یہی ہماری سلطنت کا آئین۔“

حکومت کی صحت کے لیے معاونت

وزیر اعلیٰ طبی امدادی فنڈ اور مذہبی خیراتی ہسپتال معاونت شعبہ

ریاست مہاراشٹر کے شہریوں کی صحت کے تحفظ کے لیے حکومت نے ”وزیر اعلیٰ طبی امدادی فنڈ“ اور ”مذہبی خیراتی ہسپتال معاونت شعبہ“ کے طور پر ایک اہم منصوبہ شروع کیا ہے۔ اس اسکیم کا مقصد مالی طور پر کمزور اور مستحق مریضوں کو مہنگے علاج کے لیے مالی امداد فراہم کرنا ہے۔ یہ شعبہ ہر ضلع کے کلکٹر دفتر میں قائم کیا گیا ہے تاکہ مریضوں کو مقامی سطح پر معلومات اور امداد حاصل ہو، اور ان کا وقت اور پیسہ ضائع نہ ہو۔ پربھنی میں یہ دفتر کلکٹر آفس کی نچلی منزل پر قائم ہے۔ کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے، ایڈیشنل کلکٹر ڈاکٹر پرتاپ کالے، اور رہائشی ڈپٹی کلکٹر انوراڈھا ڈھالکری کی رہنمائی میں مکمل سہولیات سے آراستہ شعبہ فعال ہے۔

شعبہ کی ساخت:

صدر: ڈاکٹر بالاجی وینکٹ راوا پر (طبی افسر)
رکن: سندیپ نلکنٹھے (سپرنٹنڈنٹ، سوشل سروس)
رکن: نویناتھ موٹنگے (کلرک)
ای میل: cmrfparbhani@gmail.com

اہل افراد کے لیے معیار:

طے شدہ نمونہ میں درخواست
سالانہ آمدنی 1.60 لاکھ روپے سے کم
مریض مہاراشٹر کا رہائشی ہو
متعلقہ بیماری کی رپورٹس موجود ہوں
ہسپتال کا اندراج سی ایم آر ایف کے سسٹم پر ہو
حادثے کی صورت میں ایف آئی آر یا پولیس ڈائری لازم

جن بیماریوں پر امداد دی جاتی ہے:

(2Cochlear Implant-6 سال عمر)
دل، جگر، گردہ، پھیپھڑے، بون میرو، ہاتھ، کولہے، گھٹنے کا ٹرانسپلانٹ
کینسر کی سرجری، کیموتھراپی، ریڈیوتھراپی
بچے کی سرجری، دماغی، دل کے امراض، ڈائلیسس، جلنے یا بجلی سے زخمی ہونے والے مریض

درکار دستاویزات:

درخواست فارم
مریض کی جیوٹیگ تصویر (اگر داخل ہے)
میڈیکل تخمینہ، آمدنی کا سرٹیفکیٹ (موجودہ مالی سال، 1.6 لاکھ)
آدھار کارڈ، راشن کارڈ، بیماری کی تشخیصی رپورٹس
حادثے کی صورت میں ایف آئی آر
اعضا کی پیوندکاری کے لیے ZTCC کی منظوری
ای میل پر مکمل PDF میں تمام دستاویزات ارسال کی جائیں:
aao.cmrf-mh@gov.in
ایک کاپی ضلعی دفتر میں بھی جمع کروائیں

درخواست دینے کا طریقہ:

1. فارم ڈاؤن لوڈ کریں:
https://cmrf.maharashtra.gov.in/pdf/medical%20form.pdf
2. اپنے ہسپتال کی منظوری چیک کریں: ہسپتال کی فہرست
3. مطلوبہ رپورٹس، کوٹیشن، ایف آئی آر، میچنگ رپورٹس وغیرہ منسلک کریں
4. فارم بھر کر ای میل اور ضلعی دفتر میں جمع کریں
5. درخواست کی حیثیت دیکھیں:
https://cmrf.maharashtra.gov.in/applicantEnquiryForm.action
6. معلومات کے لیے ہیلپ لائن: 18001232211

کس ہسپتال سے علاج ضروری ہے؟
صرف مہاراشٹر کے سرکاری/مجاز/خیراتی ہسپتالوں سے۔ ریاست سے باہر کے مریض یا ڈسچارج ہونے کے بعد کے مریض امداد کے اہل نہیں۔

کتنی رقم کی امداد ملتی ہے؟
نومولود امراض: 50,000 تک
بچوں کی سرجری: 1 لاکھ
Cochlear: 3 لاکھ
دل، گردہ، جگر ٹرانسپلانٹ: 2 لاکھ
ڈائلیسس: 50,000
ہپ ریپلیسمنٹ: 1 لاکھ
کینسر: 1 لاکھ (سرجری)، 50,000 (کیمو/ریڈیوتھراپی)
سڑک حادثے: 1 لاکھ (سرجری)، 50,000 (دوائی)
دماغی/دل کے امراض: 1 لاکھ
جلنے/بجلی سے زخمی: 50,000

جنوری تا جون 2025 تک دی گئی امداد:

533 مریضوں کو 4,67,82,000 روپے امداد ملی۔ جن بیماریوں میں سب سے زیادہ مدد دی گئی:
حادثات، نومولود امراض، کینسر، دماغی و قلبی امراض، جلنے کے کیسز

ایک متاثر کن مثال:

کے شوہنگے (عمر 42، مجلپور) کو موٹر سائیکل حادثے میں دماغی چوٹ لگی۔ 8 دن بے ہوش رہے۔ پاروتی امبھورے ہسپتال میں علاج ہوا، وزیر اعلیٰ فنڈ سے 1 لاکھ امداد ملی، جان بچ گئی۔ (موبائل: 7030733874)

FCRA منظوری کا مطلب:

وزیر اعلیٰ طبی فنڈ کو FCRA (Foreign Contribution Regulation Act) سرٹیفکیٹ ملا ہے، جس سے غیر ملکی عطیات حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ یہ مہاراشٹر کو یہ منظوری حاصل کرنے والی پہلی ریاست بناتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے ضلع کلکٹر آفس کے طبی امدادی کمرے سے رابطہ کریں۔

--**پرمود دھونگڑے**
ضلع اطلاعاتی افسر، پربھنی

بھیونڈی میں ممنوعہ گٹکھا فروخت کرنے والا گرفتار

فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن نے کی کارروائی

بھیونڈی: 22/ جولائی (شارف انصاری): -کونگاؤں پولیس نے بھیونڈی کے کونگاؤں علاقے میں غیر قانونی طور پر چلنے والے پان اسٹال پر ممنوعہ گٹکھا فروخت کرتے ہوئے ایک نوجوان کو گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتار ہونے والے گٹکھا فروش کا نام سنے بل حمید الشیخ (عمر 20 سال) ہے۔ چھاپہ مارنے والی ٹیم نے پان فروش کے پاس سے 4,206 روپے مالیت کا ممنوعہ گٹکھا اور خوشبودار تمباکو وغیرہ ضبط کیا ہے۔ پولیس سے موصولہ معلومات کے مطابق، فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کو اطلاع ملی تھی کہ کونگاؤں واقع ڈریم کمپلیکس کے احاطے میں ”طاہر پان شاپ“ نامی پان کی دکان پر ممنوعہ فلیور والا گٹکھا غیر قانونی طور پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ اس اطلاع پر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی فوڈ سیفٹی آفیسر اسمِتا ہیرے مٹھ نے 18 جولائی کو اس مقام پر چھاپہ مارا۔ تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ وہاں ممنوعہ گٹکھا غیر قانونی طور پر فروخت کیا جا رہا تھا۔ اس معاملے میں فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی افسر اسمِتا وشنوناتھ ہیرے مٹھ کی شکایت پر کونگاؤں پولیس اسٹیشن میں فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈ ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت اسٹال چلانے والے سنے بل شیخ کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

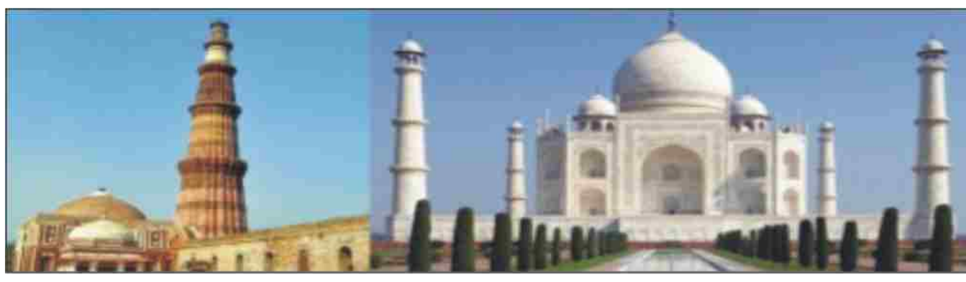

مرکز تحفظ اسلام ہند کے "یوم صحابہؓ" و "عظمت صحابہؓ کانفرنس" کا دس نکاتی اعلامیہ!

از قلم: محمد فرقان
(ڈائریکٹر مرکز تحفظ اسلام ہند)
8495087865, mdfurqan7865@gmail.com

مرکز تحفظ اسلام ہند کے زیر اہتمام دفاع وعظمت صحابہؓ کے موضوع پر ملک گیر سطح پر ایک باوقار، بامقصد اور پراثر آن لائن دس روزہ "عظمت صحابہؓ کانفرنس" کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں ملک بھر سے جید علمائے کرام، مفتیانِ عظام، خطباء، مبلغین اور امت کے سنجیدہ طبقات نے شرکت فرمائی۔ اس کے ساتھ ساتھ ریاست کرناٹک میں 18/جولائی بروز جمعہ کو "یوم صحابہؓ" منایا گیا، جس نے دشمنانِ صحابہؓ کے خلاف شعور و بیداری کی ایک نئی لہر پیدا کی۔ یومِ صحابہؓ وعظمت صحابہؓ کانفرنس کے اختتام پر مرکز تحفظ اسلام ہند کی جانب سے امت مسلمہ اور تمام ذمہ دارانِ دین وملت کی خدمت میں درج ذیل دس نکات پر مشتمل اعلامیہ پیش کیا جاتا ہے:

1) عقیدۂ صحابہؓ: ایمان کا لازمی جزو

اہل السنۃ والجماعۃ، احناف، دیوبند کا اجماعی عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ عادل، ثقہ، دین کے سچے محافظ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منتخب رفقاء تھے۔ ان پر طعن و تشنیع ایمان کے منافی ہے۔ قرآن وسنت میں ان کی عظمت وعدالت کی گواہی صراحت کے ساتھ موجود ہے: "رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ" (اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے)، "أُولٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ" (یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے)۔ ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان، تقویٰ، اور راست روی پر مہرِ تصدیق ثبت فرمائی ہے۔ ان کی زندگیوں سے روشنی نہ لینے والا، خود گمراہی کے اندھیروں میں بھٹک جاتا ہے۔

2) صحابہؓ کی گستاخی: نفاق اور الحاد کا دروازہ

صحابہ کرامؓ کی توہین اور ان کے بارے میں بدگمانی روافض، باطنیہ اور مستشرقین کا ایجنڈا ہے۔ ایسی سوچ امت کے اتحاد، دین کی اساسات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے پیغام پر حملہ ہے، جسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ آج کے دور میں کچھ نادان یا بدباطن عناصر، صحابہ کرامؓ کی عدالت و دیانت پر سوالات اٹھا کر نہ صرف اپنے ایمان کو خطرے میں ڈال رہے ہیں، بلکہ نئی نسل کے اذہان میں تشکیک وتذبذب پیدا کر رہے ہیں۔ ان فتنوں کا جواب دینا ہر سچے مسلمان کی ذمہ داری ہے، تاکہ نوجوانوں کو صحابہؓ کی سیرت سے جوڑ کر، ان کے دین وایمان کو بچایا جاسکے۔

3) بغضِ صحابہؓ، دراصل بغضِ رسولؐ ہے!

یاد رکھیے! صحابہ کرامؓ کی مخالفت محض افراد کی مخالفت نہیں، بلکہ یہ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتخاب، ان کی تربیت، اور ان کے مشن پر اعتراض ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد ان کو ہدف نہ بنانا، کیونکہ جو ان سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کے سبب کرے گا، اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض کے سبب رکھے گا۔" (صحیح مسلم، حدیث نمبر 2541)۔ لہٰذا جو صحابہ کرامؓ کی عدالت پر انگلی اٹھاتا ہے، وہ گویا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم وتربیت کو مشکوک بناتا ہے، اور یہ ایمان کے لیے زہر ہے۔ جس دل میں بغضِ صحابہؓ ہے، وہ دل کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت سے بھرا نہیں ہو سکتا۔ ایسے نفرت انگیز رویے نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچانے کے مترادف ہیں، جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا: إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا، "جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں، ان پر دنیا وآخرت میں لعنت ہے، اور ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کیا گیا ہے"۔ (الاحزاب: 57)۔ گویا صحابہ کرامؓ کی اہانت، اللہ کے قہر وغضب کو دعوت دینا ہے۔ امت کو ہوش کے ناخن لینے چاہییں!

4) وسعتِ قلبی اور اعتدال: مسلکِ دیوبند کی پہچان

مسلکِ دیوبند کے اکابرین نے ہمیشہ صحابہ کرامؓ کے تمام طبقات خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار، خلفائے راشدین ہوں یا دیگر جلیل القدر صحابہؓ؛ سب کو محبت، ادب اور احترام کی نظر سے دیکھا ہے۔ مشاجراتِ صحابہؓ جیسے اجتہادی اختلافات کو کبھی فتنہ، ناپاک ارادے یا دشمنی کی نظر سے نہیں دیکھا، بلکہ عدل و دیانت کے ساتھ صحابہؓ کی نیتوں پر حسنِ ظن رکھا۔ یہی وسعتِ قلبی، یہی اعتدال اور یہی توازن اہلِ سنت والجماعت، خصوصاً مسلکِ دیوبند کا امتیاز اور شان ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ اسی موقف کو مؤثر انداز میں عوام وخواص تک پہنچایا جائے، تاکہ امت اختلافات کے دائرے سے نکل کر وحدت اور احترامِ صحابہؓ کے دائرے میں آسکے۔

5) منبر ومحراب سے عظمت صحابہؓ کا پیغام عام کریں

تمام ائمہ وخطباء سے پرزور اپیل ہے کہ جمعہ ودیگر خطبات میں صحابہ کرامؓ کی سیرت، خدمات اور دین پر قربانیوں کو اجاگر کریں۔ ان نفوسِ قدسیہ کی زندگیاں ایثار، عدل، تقویٰ، جہاد، دعوت اور قربانیوں کا درخشاں نمونہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے از خود اپنی رضا کے ذریعے اعزاز سے نوازا۔ اس پیغام کو منبر ومحراب سے عام کیا جائے تاکہ عوام اور نئی نسل کو ایمان، تاریخ اور عقیدے کی بنیادوں سے جوڑا جاسکے، اور فتنہ پرور ذہنوں کی زہریلی سازشوں کا مؤثر علمی ودینی جواب دیا جاسکے۔

6) نوجوانوں کی ذہن سازی: وقت کی اہم ضرورت

فتنہ پرور عناصر سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے نئی نسل کے ذہن و دل میں صحابہ کرامؓ کے خلاف زہر گھولنے کی منظم کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا مقصد نوجوانوں کو ان کے دینی وروحانی ہیروز سے جدا کرنا اور امت کی جڑوں کو کھوکھلا کرنا ہے۔ ایسے نازک وقت میں والدین، اساتذہ، ائمہ وخطباء، دینی مدارس، اور تربیتی اداروں کی یہ مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں کی فکری و عقیدتی تربیت کریں۔ انہیں صحابہ کرامؓ کی سیرت، علم، تقویٰ، جہاد، عدل، امانت و دیانت، اور قربانیوں سے روشناس کرائیں، تاکہ نئی نسل ایک مضبوط عقیدے، روشن تاریخ اور سچی وفاداری کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہے اور باطل پروپیگنڈے کا شکار نہ ہو۔

7) عظمت صحابہؓ پر علمی وتحقیقی کام کو فروغ دیں!

صحابہ کرامؓ کے مقام ومرتبے پر بے بنیاد اعتراضات کا توڑ صرف جوش سے نہیں بلکہ ہوش اور علم وتحقیق کے میدان میں ممکن ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی مدارس، عصری جامعات، تحقیقاتی ادارے، اسلامی مراکز، آن لائن پلیٹ فارم اور میڈیا سینٹرز صحابہ کرامؓ کے فضائل، عدالت، فتوحات، خدمات اور سیرت پر مبنی دروس، تخصصات، نصاب، کتب، رسائل، ڈاکیومنٹریز، ویڈیو سیریز اور کورسز کو باقاعدہ منظم انداز میں ترتیب دیں۔ ان میں قرآن وحدیث کے دلائل، اجماعِ امت کی گواہیاں، تاریخی شواہد، اور معاصر فکری سوالات کا مضبوط علمی ومنطقی جواب شامل ہو تاکہ ہر طبقۂ فکر، ہر عمر اور ہر سطح کا فرد، صحابہ کرامؓ کی عظمت کو دلائل کی روشنی میں جان سکے اور ان پر حملوں کا مؤثر جواب دے سکے۔

8) صحابہؓ کا دفاع: ہر سطح پر ضروری

صحابہ کرامؓ کی عظمت کا دفاع محض وقتی جذبات یا وقتی نعروں پر موقوف نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اس کے لیے ایک ہمہ جہت اور مستقل حکمت عملی اختیار کی جائے۔ علمی میدان میں تحقیق ودلائل، دینی میدان میں عوام کی تعلیم و بیداری، قانونی سطح پر مناسب چارہ جوئی، اور ابلاغی محاذ پر مؤثر جواب دہی کے ذریعے اس عظیم فریضے کو ادا کیا جائے۔ ہر فرد، ہر ادارہ اور ہر صاحبِ درد شخص اپنی استطاعت کے مطابق اس جدوجہد میں شریک ہو، کیونکہ ناموسِ صحابہؓ کا تحفظ درحقیقت دین کے قلعے کی حفاظت ہے۔

9) فتنوں کے خلاف اتحادِ امت

صحابہ کرامؓ کی ناموس پر کیا جانے والا کوئی بھی حملہ صرف چند شخصیات پر طعن نہیں، بلکہ یہ پورے دینِ اسلام، اس کے بنیادی ماخذ، اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت وسچائی پر حملہ ہے۔ یہ معاملہ اتنا نازک اور اہم ہے کہ اس پر خاموشی یا تساہل امت کی دینی غیرت اور ملی شعور کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔ لہٰذا وقت کا تقاضا ہے کہ تمام مسالک، دینی جماعتیں، تعلیمی ادارے، اصلاحی تنظیمیں اور فکری حلقے اپنے باہمی اختلافات سے بالاتر ہو کر ناموسِ صحابہؓ کے تحفظ کے لیے ایک متحدہ اور ٹھوس موقف اپنائیں، تاکہ دشمنانِ دین کے فتنوں کا مؤثر جواب دیا جاسکے اور امت مسلمہ کے ایمان کی بنیادیں محفوظ رہیں۔

10) مرکز تحفظ اسلام ہند کی مہم کا تسلسل: ناموسِ صحابہؓ کے تحفظ کا غیر متزلزل عزم

صحابہ کرامؓ دین اسلام کی وہ روشن ہستیاں ہیں جن پر قرآن نے "رضی اللہ عنہم" کی مہر ثبت کی، جن کے ایمان، تقویٰ، اخلاص، قربانی، دیانت اور فہمِ دین کو خود اللہ رب العزت نے معیارِ ہدایت قرار دیا۔ ان مقدس شخصیات پر اعتراضات اور طعن وتشنیع، امت کے ایمان پر حملہ ہے۔ مرکز تحفظ اسلام ہند اس موقع پر ایک بار پھر یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی ناموس پر زبان درازی، ایمان پر حملہ ہے۔ ان حضرات پر طعن وتشنیع کرنا دراصل خود قرآن و سنت کے منہجِ مستقیم پر عدمِ اعتماد کا اظہار ہے، جو کسی مومن کے شایانِ شان نہیں۔ مرکز اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ: "صحابہ کرامؓ کی عظمت پر حملہ ناقابلِ برداشت ہے۔ ہم ان کے دفاع کے لیے ہر محاذ پر کھڑے ہیں، اور رہیں گے، چاہے اس کی کتنی ہی قیمت کیوں نہ چکانی پڑے۔" ہر مسلمان، ہر خطیب، ہر عالم، اور ہر اہلِ غیرت کا فرض ہے کہ ان پاکیزہ ہستیوں کے مقام ومرتبہ کو واضح کرے، اور ان کے خلاف ہونے والی فتنہ انگیزیوں کے سدباب کے لیے سرگرم ہو۔ مرکز تحفظ اسلام ہند اس مسئلے کو وقتی یا وقتی ردعمل کے طور پر نہیں بلکہ ایک مستقل فکری وایمانی محاذ کے طور پر دیکھتا ہے، اور عظمتِ صحابہؓ کے پیغام کو گھر گھر، فرد فرد، اور دل دل تک پہنچانے کے لیے ہمہ وقت سرگرم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو صحابہ کرامؓ کی عظمت، عدالت اور مقام ومرتبہ کا سچا شعور عطا فرمائے، ہر قسم کے فتنوں، گمراہیوں اور باطل پروپیگنڈوں سے ہماری حفاظت فرمائے، اور ہمیں ایمان، اخلاص اور جرات کے ساتھ ان کے مقام ومرتبہ کے تحفظ اور دفاع میں صدقِ دل سے کھڑے ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

جاری کردہ: **مرکز تحفظ اسلام ہند**

وقف ترمیمی ایکٹ واپس لینے تک مسلم خواتین لڑتی رہیں گی - فاطمہ مظفر

پدوچیری: 22/جولائی (فیصل مسعود)۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ تمل ناڈو اور پڈوچیری کوآرڈینیٹر جناب ابن سعود، ڈپٹی کوآرڈینیٹر انعام الحسن، پنچایت راج آرگنائزیشن نیشنل کوآرڈینیٹر، راجیو گاندھی اور انڈین نیشنل کانگریس پارٹی کی قیادت میں گزشتہ دنوں سلطان پیٹ، پڈوچیری، ولیانور میں ایک عظیم الشان خواتین سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کا عنوان آیئے وقف کو بچائیں - آیئے آئین کو بچائیں رکھا گیا۔ جس میں کی 500 سے زیادہ خواتین نے شرکت کی۔ اس تقریب میں بحیثیت مہمان خصوصی شریک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی کی رکن مسز فاطمہ مظفر (M.C) نے اپنی تقریر میں زور دیکر کہا کہ مسلم خواتین پر زور دیا کہ وہ وقف ترمیمی ایکٹ واپس لینے تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ سسٹر عرفات نیشا نے تقریب کی نظامت کی۔ فیض العلوم گرلز مدرسہ تھروکانور کی پرنسپل بہن رابعہ حسینہ مبلیکہ نے قرات کی تلاوت کر کے تقریب کا آغاز کیا۔ بعد ازاں اسلامیہ فاؤنڈیشن کے الہدایہ گرلز عربی کالج کی پرنسپل منیفیہ مرشدہ، الادائی مدرسہ سلطان پیٹ کی پرنسپل بریرہ تبسم اور مدرسہ کی طالبات فاطمہ الادائی اور ارشاد الادائی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ وحیدہ بانو نے شکریہ ادا کیا۔ تقریب کی صدارت ویمنس انڈیا موومنٹ کی ریاستی صدر ریحانہ بیگم، ٹی ایم ایم کے ویمنس ونگ کی خیر النساء، روبینا یاسمین شریک رہیں۔ اس تقریب کا اہتمام آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ - پڈوچیری نے کیا تھا۔ اس تقریب سے خواتین کے حقوق، مذہبی حقوق اور سیاسی بیداری کے تناظر میں وسیع توجہ حاصل ہوئی اور یہ مستقبل کے کام کے لیے مشعل راہ ثابت ہوئی۔ تقریب کے انتظامات کوآرڈینیٹر زجلال اور ایڈووکیٹ محمد طارق نے کئے۔ سلطان پیٹ ایریا کوآرڈینیٹر زمحمد خالد، برکت اللہ، فخر الدین، فاروق، یونس، عاشق علی، وجھوتاور اسامہ اور تمام سیاسی جماعتوں کے منتظمین اور جماعت اراکین موجود رہے۔

امارت شرعیہ نے بہار کے 150 بلاکوں کے نوجوانوں کو آن لائن فارم بھرنے کی ٹریننگ دی

اڈیشہ: 22/جولائی: امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کے قائم مقام ناظم مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب نے اپنے ایک پریس بیان میں کہ اس وقت امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال نے ریاست بھر میں ووٹر رجسٹریشن مہم کو مؤثر اور منظم بنانے کے لیے ایک ہمہ جہت تربیتی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ اس مہم کے تحت اب تک بہار کے تمام 534 بلاکوں کے تقریبا 150 کو افراد جو منتخب کیا جو موبائل اور لیپ ٹاپ کے استعمال میں تکنیکی مہارت رکھتے ہیں، ایسے افراد کو تربیت دی گئی کہ فارم کی خانہ پری کس طرح کریں اسی سلسلہ میں کہ امارت شرعیہ کے نائب ناظم مفتی محمد سہراب ندوی صاحب نے مبلغین کرام کے ذریعے ہر بلاک کے چند منتخب حضرات کو فون کروا کر ان سے گزارش کی کہ وہ دس پندرہ نوجوانوں کے نام دیں تاکہ انہیں آن لائن فارم بھرنے کی ٹریننگ دی جاسکے مبلغین کرام ان کے پرسنل نمبر پر بھی زوم کی لنک بھیجتے ہیں اور مفتی قیام الدین قاسمی صاحب اور مولانا شاہنواز صاحب ان سب کو واٹس ایپ گروپ میں شامل کرتے ہیں اور پھر گروپ میں بھی لنک ارسال کی جاتی ہے۔ تربیتی پروگرام کی چوتھی کڑی کے طور پر آج پھر ایک آن لائن زوم میٹنگ منعقد کی گئی جس میں بہار کے مختلف اضلاع کے متعدد بلاک سے دوسو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے ابتدائی کلمات میں شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ امارت شرعیہ نے ہر نازک وقت میں ملت کی رہنمائی کی۔ وقف ایکٹ کے خلاف 29 جون کو گاندھی میدان بھرو تحریک، 9/ جولائی کو بہار بند کی کامیاب حمایت، اور اب ووٹر رجسٹریشن مہم کا آغاز اس کی واضح مثال ہے۔ اور ان شاء اللہ آئندہ بھی قوم کو جب، جس وقت، جیسی ضرورت پیش آئے گی، امارت شرعیہ کے تمام کارکنان ملت کی خدمت کے لیے تیار رہیں گے۔ میٹنگ کی صدارت امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی، انہوں نے اپنے صدارتی خطاب میں ووٹر لسٹ میں نام شامل کرانے کو "جمہوریت میں رہنے والے ہر مسلمان کی ذمہ داری قرار دیتے ہوئے شرکاء کو تاکید کی کہ اس مہم کو سنجیدگی سے لیں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ ہر بالغ شہری کا نام ووٹر لسٹ میں شامل ہو۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ بی ایل او حضرات کو ضلعی انتظامیہ کی طرف سے فارم بغیر ضروری دستاویزات کے بھرنے پر زور دیا جا رہا ہے، جو کہ شفافیت کے اصول کے خلاف ہے۔ لہٰذا تمام مطلوبہ ڈاکومنٹس کے ساتھ فارم بھرا جائے اور اینومیریشن فارم آن لائن بھرنے کو ترجیح دی جائے؛ تاکہ ہر اندراج کا مکمل ریکارڈ رہے اور کسی بھی طرح کی جعل سازی یا خرد برد کو روکا جاسکے۔

اردو یونیورسٹی میں ایم اے فارسی کے لیے برسر موقع داخلے

اعلیٰ تعلیم کے خواہشمند طلبہ کیلئے سنہری موقع

حیدرآباد: 22/جولائی: شعبۂ فارسی ومطالعات وسط ایشیا، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں ایم اے فارسی ریگولر کورس میں داخلوں کے لیے برسر موقع داخلہ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ ڈاکٹر سیدہ عصمت جہاں، صدر شعبہ کے بموجب ایم اے فارسی صدر دفتر حیدرآباد، سٹیلائیٹ کیمپس لکھنو اور بڈگام سری نگر میں داخلہ کے خواہشمند طلبہ جنھوں نے پہلے فارسی یا کسی دیگر مضمون میں داخلہ کے لیے درخواست داخل کی تھی لیکن کسی وجہ سے داخلہ نہ ملا ہو اب وہ اس سہولت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ وہ نئے طلبہ بھی جو مانو میں داخلہ کیلئے اہل ہیں لیکن کسی وجہ سے پہلے داخلہ فارم داخل نہیں کیا تھا اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس مرتبہ داخلہ کیلئے درخواست داخل کر سکتے ہیں۔ آن لائن درخواست فارم داخل کرنے کے لیے پورٹل ۲۲ جولائی سے ۲۷ جولائی تک کھلا رہے گا۔ امیدوار کو اپنے دستاویزات کے ساتھ متعلقہ شعبہ کیمپس میں ۲۲-۲۷ جولائی صبح ۱۰ بجے تا شام ۵ بجے شام شخصی طور پر رپورٹ کرنی ہوگی۔ منتخب امیدواروں کی فہرست ۳۱ جولائی کو جاری ہوگی اور طلبہ کو ۲ اگست تک فیس داخل کرنا ہوگا۔ تفصیلات یونیورسٹی ویب سائٹ www.manuu.edu.in پر موجود ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے حیدرآباد میں داخلہ کے لیے ڈاکٹر ایم ڈی رضوان (9844963518)، لکھنو کے لیے ڈاکٹر ذیشان حیدر (9336027795) اور سری نگر کے لیے ڈاکٹر جنید احمد (8803732935) سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

نیشنل اسکول ناسک میں لغت شناسی ورکشاپ

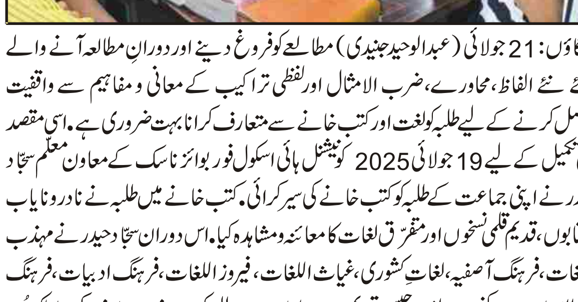

جلگاؤں: 21 جولائی (عبدالوحید جنیدی) مطالعے کو فروغ دینے اور دورانِ مطالعہ آنے والے نئے نئے الفاظ، محاورے، ضرب الامثال اور لفظی تراکیب کے معانی و مفاہیم سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے طلبہ کو لغت اور کتب خانے سے متعارف کرانا بہت ضروری ہے۔ اسی مقصد کی تکمیل کے لیے 19 جولائی 2025 کو نیشنل ہائی اسکول فور بوائز ناسک کے معاون معلّم سجّاد حیدر نے اپنی جماعت کے طلبہ کو کتب خانے کی سیر کرائی۔ کتب خانے میں طلبہ نے نادر و نایاب کتابوں، قدیم قلمی نسخوں اور متفرّق لغات کا معائنہ ومشاہدہ کیا۔ اس دوران سجّاد حیدر نے مہذب اللغات، فرہنگ آصفیہ، لغاتِ کشوری، غیاث اللغات، فیروز اللغات، فرہنگ ادبیات، فرہنگ اصطلاحات اور دکنی اردو لغت جیسی قدیم وجدید لغات سے طلبہ کو نہ صرف متعارف کرایا بلکہ اُن کے اشارات کی آسان وسہل زبان میں توضیح بھی کی اور مطلوبہ الفاظ کو تلاش کرنے کا طریقہ بھی سمجھایا۔ اس ورک شاپ کو کامیاب بنانے میں کتب خانے کی نگراں محترمہ نسرین شیخ اور اُن کی معاون لبنیٰ علاء الدین کا تعاون حاصل رہا۔

ایس آئی او جلگاؤں سٹی کے زیرِ اہتمام

نوجوانوں کے مسائل اور ان کے حل پر بصیرت افروز لیکچر

جلگاؤں: 22/جولائی (شیخ زیان احمد) اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا (SIO) جلگاؤں سٹی کے زیرِ اہتمام *"نوجوانوں کے مسائل اور ان کے حل"* کے عنوان پر ایک مؤثر اور بصیرت افروز لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں نوجوان نسل کو درپیش اہم ترین چیلنجز پر روشنی ڈالی گئی۔ ملکاپور سے تعلق رکھنے والے معروف موٹیویشنل اسپیکر اور ماہر نفسیات نیز طلباء تنظیم ایس آئی او کے سابق ریاستی سیکریٹری ڈاکٹر عمیر محسن نے طلبہ سے خطاب کیا۔ اس پروگرام میں جلگاؤں کے اینگلو جنیر کالج کے طلبہ وطالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اپنے خطاب میں ڈاکٹر عمیر محسن نے نوجوانوں کو درپیش درج ذیل مسائل پر گفتگو کی: بڑھتے ہوئے جنسی خیالات اور فحش مواد تک رسائی۔ اخلاقی گراوٹ اور بڑھتی بے راہ روی، جو غلط تعلقات اور برے ساتھیوں کی وجہ سے بڑھ رہی ہے۔ نشہ آور اشیاء، سگریٹ نوشی، اور ڈیجیٹل اڈکشن جیسے خطرناک رجحانات، اخلاقیات کی حفاظت، نفس پر قابو پانے، اور وقتی لذتوں سے بچنے کی اہمیت وغیرہ کے بارے میں اسلامی اقدار کی روشنی میں رہنمائی فرمائی۔ ساتھ ہی کریئر سازی، ذاتی ترقی، اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ اپنی زندگی کے مقاصد طئے کریں، مثبت سوچ اپنائیں، اور وقتی تسکین یا تفریح کے پیچھے اپنی قیمتی عمر کو ضائع نہ کریں۔ ڈاکٹر عمیر محسن نے کہا کہ نوجوانی کا یہ وقت شخصیت سازی کا دور ہے اور یہ وقت واپس نہیں آتا۔ "نوجوانی کا وقت برباد کرنے کے لیے نہیں، بلکہ سنوارنے کے لیے ہے۔ آج کیے گئے فیصلے ہی آپ کے کل کا تعین کرتے ہیں،" لیکچر کے بعد طلبہ نے اپنے سوالات پیش کیے، جن کے جوابات ڈاکٹر صاحب نے نہایت بصیرت سے دیے۔ یہ سیشن طلبہ کے لیے حوصلہ افزا اور اصلاحی ثابت ہوا۔ اس لیکچر کا مقصد ہماری حالیہ نسلوں کو درپیش نوجوانوں کے مسائل کو حل کرنا ہے۔ دماغی صحت سے لے کر نشے تک، فحاشی کو نارملائزیشن سے لے کر صنفی لڑائی تک، SIO کا مقصد سماجی اخلاقی بنیاد کے موجودہ زوال کے رجحان پر گفتگو شروع کرنا ہے۔ یہ پروگرام SIO جلگاؤں سٹی کی نوجوانوں کی اخلاقی اور فکری رہنمائی کے لیے کی جانے والی کوششوں کا حصہ تھا۔ تنظیم تعلیمی، اخلاقی اور سماجی میدانوں میں نوجوانوں کی رہنمائی کے لیے مسلسل سرگرم ہے۔

بھیونڈی میں نقلی امول بٹر فیکٹری پر FDA کا چھاپہ، دو ملزم گرفتار

بھیونڈی: 22/جولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی شہر میں نقلی امول بٹر کی تیاری کی خفیہ اطلاع ملتے ہی اناج ودوا انتظامیہ (FDA) نے بڑی کارروائی انجام دی۔ انتظامیہ کو اطلاع ملی تھی کہ بھیونڈی میں امول کمپنی کے نام پر جعلی بٹر تیار کیا جا رہا ہے۔ اسی اطلاع کی بنیاد پر جمعرات، 17 جولائی کو شانتی نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع ناگاؤں کے بھوساول کمپاؤنڈ، قاسم پورہ علاقے میں چھاپہ مارا گیا۔ یہ کارروائی FDA کے اسسٹنٹ کمشنر سنتوش سیروسیا کی رہنمائی میں فوڈ سیفٹی آفیسر محترمہ شبھنگی کرنے نے کی، جن کے ساتھ شانتی نگر پولیس اسٹیشن کے پولیس سب انسپکٹر کالوگوارے اور دیگر پولیس ٹیم بھی موجود تھی۔ فیکٹری میں 100 گرام اور 500 گرام وزن کے نقلی امول بٹر تیار کیے جا رہے تھے۔ تفتیش میں پتہ چلا کہ ملزمان ذیشان مستاق انصاری اور محمد مدثر محمد اکرم رفائنڈ پامولین تیل، بناسپتی تیل، نمک اور بٹر فلیور کو ہینڈ مکسر مشین کے ذریعے مکس کر کے نقلی بٹر بنا رہے تھے۔ ایف ڈی اے کی ٹیم نے وہاں سے کل 180 پیکٹس نقلی بٹر، 4.73 کلو رفائنڈ پامولین تیل، 73.4 کلو بناسپتی تیل کے ساتھ خالی لیبل، خالی کارٹن باکس وغیرہ ملا کر کل 1 لاکھ 13 ہزار روپے کا مال ضبط کیا ہے۔ اس معاملے میں دونوں ملزمان کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ ان کے خلاف بھارتی تعزیراتِ ہند (IPC) اور فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈ ایکٹ (FSSAI) کے تحت شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس اب دیگر ملوث افراد کی بھی جانچ کر رہی ہے۔

تفریح کے لیے گئے ایک ہی دن میں دو نوجوانوں کی مختلف حادثات میں موت

بھیونڈی: 22/جولائی (شارف انصاری):- جمعہ کے روز تفریح کی نیت سے گھر سے نکلے بھیونڈی کے دو نوجوانوں کی مختلف حادثات میں دردناک موت واقع ہوگئی۔ اگلے دن دونوں نوجوانوں کی تدفین عمل میں آئی۔ ان واقعات سے نہ صرف مرحومین کے اہل خانہ بلکہ ان کے محلوں میں بھی غم واندوہ کا ماحول ہے۔ پولیس نے دونوں واقعات میں اتفاقی موت کا مقدمہ درج کیا ہے۔

موٹر سائیکل حادثے میں ارقم انصاری کی موت

موصولہ معلومات کے مطابق، بھیونڈی کے گھونگھٹ نگر علاقے سے تقریباً 16 نوجوان موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر کسارا تفریح کے لیے گئے تھے۔ اس دوران ایک بائیک سوار کا اچانک توازن بگڑ گیا اور اس کی بائیک ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں بائیک چلانے والے ذیشان کو معمولی چوٹیں آئیں، لیکن پیچھے بیٹھا نوجوان ارقم ایوب انصاری (عمر 22 سال) موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی کسارا پولیس موقع پر پہنچی، جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور نوجوان کی لاش کو کسارا پرائمری اسپتال میں پوسٹ مارٹم کے لیے روانہ کیا۔ جیسے ہی ارقم کی موت کی خبر اس کے گھر والوں تک پہنچی، پورے خاندان میں کہرام مچ گیا۔ اگلی صبح سیکڑوں افراد کی موجودگی میں ارقم کی تدفین عمل میں آئی۔

پانی میں ڈوب کر شفیق سلمان کی موت

دوسرا حادثہ بھیونڈی کے دیہی علاقے لاج گرام پنچایت حدود میں پیش آیا، جہاں بھیونڈی سے 6 نوجوان پکنک کے لیے گئے تھے۔ ایک پتھر کی کان کے قریب واقع تالاب میں ایک نوجوان کا پیر پھسل گیا اور وہ پانی میں گر پڑا۔ اسے بچانے کے لیے اس کا دوست بھی تالاب میں کود گیا، مگر وہ بھی ڈوبنے لگا۔ مقامی دیہاتی موقع پر پہنچے اور ایک نوجوان کو بچا لیا گیا، لیکن دوسرا نوجوان شفیق شکیل سلمانی (عمر 24 سال)، ساکن ناگاؤں، بھیونڈی، پانی میں بہہ گیا۔ اطلاع ملتے ہی گنیشپوری پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں اور کئی گھنٹوں کی مسلسل کوشش کے بعد رات تقریباً 12 بجے شفیق کی لاش تالاب سے برآمد کی گئی۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیونڈی کے آئی جی ایم اسپتال منتقل کیا، جہاں پوسٹ مارٹم کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کر دی گئی۔ اس واقعے کی تفصیلات گنیشپوری پولیس اسٹیشن کے افسر کملیش بچوے نے فراہم کیں۔ ان افسوسناک حادثات نے بھیونڈی شہر کو سوگوار کر دیا ہے، اور نوجوان طبقے میں گہری اداسی چھائی ہے۔

مولانا نوشاد احمد صدیقی کی صدارت بورڈ کا سنہرا دور - علامہ حسنی

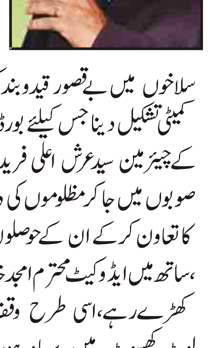

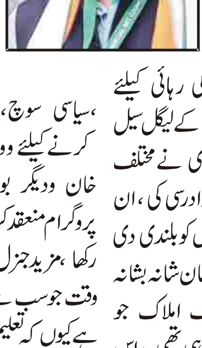

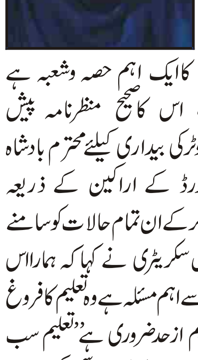

ممبئی: 22/جولائی (پریس ریلیز) آل انڈیا علماء بورڈ کی نیشنل کانفرنس سے قبل بورڈ نے مولانا نوشاد احمد صدیقی کی یک سالہ صدارتی کارکردگی کو جاری کیا اس سلسلے میں بورڈ کے قومی جنرل سکریٹری علامہ بنی حسنی نے کہا کہ مولانا کی بورڈ پر خصوصی توجہ رہی، انہوں نے طلبائے مدارس کی حوصلہ افزائی فرمائی جو طلباء اپنے دینی علوم حفظ وعالمیت کیساتھ علوم عصریہ میں اپنی محنت اور جدوجہد سے کامیابی حاصل کی، اور انہیں بورڈ کی جانب سے علمائے کرام ودانشوران عظام کے ہاتھوں اعزاز واکرام سے نوازا گیا مولانا نے اپنے صدارتی دور میں تعلیم کے فروغ کیلئے مکمل کوشاں رہیں اور اس کی فکر میں پوری توجہ عنایت کی، ساتھ ہی قوم کا ہر نونہال تعلیم سے اپنے آپ کو آراستہ کریں، اسی طرح جیل کی سلاخوں میں بے قصور قیدوبند کی رہائی کیلئے کمیٹی تشکیل دینا جس کیلئے بورڈ کے لیگل سیل کے چیئرمین سید عرش اعلی فریدی نے مختلف صوبوں میں جا کر مظلوموں کی دادرسی کی، ان کا تعاون کر کے ان کے حوصلوں کو بلندی دی، ساتھ میں ایڈووکیٹ محترم امجد خان شانہ بشانہ کھڑے رہے، اسی طرح وقف املاک جو لوٹ کھسوٹ میں برباد ہو رہی تھی، اس کے تحفظات کیلئے مکمل کوشش کی گئی حالیہ تنازع وقف ترمیمی بل جس سے وقف املاک پر خطرہ کی گھنٹی بج رہی ہے، اس سلسلے میں بورڈ نے شیخ غلام ربانی کی لیڈرشپ میں جدوجہد جاری کی تاکہ وقف املاک کی حفاظت ہوسکیں، جو خطرات منڈلا رہے ہیں اس سے مکمل طور پر پوری قوم کو نجات ملے، حالات یکے بعد دیگرے پیش آ رہے ہیں جس پر بورڈ کی پوری نگاہ ہیں، ان سارے حالات کے حل کیلئے بورڈ پوری طرح کوشاں ہے، سیاسی بیداری بھی بورڈ کا ایک اہم حصہ وشعبہ ہے، سیاسی سوچ، اس کا صحیح منظرنامہ پیش کرنے کیلئے ووٹر کی بیداری کیلئے محترم بادشاہ خان ودیگر بورڈ کے اراکین کے ذریعہ پروگرام منعقد کر کے ان تمام حالات کو سامنے رکھا، مزید جنرل سکریٹری نے کہا کہ ہمارا اس وقت جو سب سے اہم مسئلہ ہے وہ تعلیم کا فروغ ہے کیوں کہ تعلیم از حد ضروری ہے "تعلیم سب کیلئے" یہ عنوان بورڈ نے ضروری سمجھ کر اور اسی پلیٹ فارم سے قوم کے نونہالوں کو آراستہ کرنے کی کوشش کی، جس کی نگرانی پرنسپل محترمہ شبانہ خان بحسن وخوبی انجام دے رہی ہے، میڈیا وسوشل میڈیا پر پروگرام کے ذریعہ ترغیب دے رہی ہے، جس میں بڑی حد تک کامیابی ملی، واضح رہے کہ بورڈ ہمیشہ اپنی فعالیت کیساتھ جب بھی ملک میں درپیش مسائل آئیں پوری مستعدی کیساتھ دانشوران کی سرپرستی ورہبری میں حل کرنے کی کوشش کی۔

بارش کی بے رُخی، خریف کی فصلیں مُرجھانے لگی

ناندیڑ: 21/جولائی (ورق تازہ نیوز) گزشتہ کئی برسوں سے کسان کسی نہ کسی شکل میں قدرتی آفات کا شکار ہوتے آ رہے ہیں۔ کبھی شدید بارش، کبھی ژالہ باری اور کبھی مکمل خشک سالی۔اس سال بھی ضلع کے کئی علاقوں میں کسانوں کی حالت کچھ ایسی ہی نازک بنتی جا رہی ہے۔ خاص طور پر مرگ نکشتر کے دوران جو تھوڑی بہت بارش ہوئی، اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے کسانوں نے اپنی کھیتی کی بوائی مکمل کی۔ مگر اس کے بعد بارش نے جیسے منہ ہی موڑ لیا، جس کی وجہ سے لاکھوں ہیکٹر پر کی گئی خریف فصل کی بوائی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ ضلع کے زیادہ تر کسانوں نے مرگ نکشتر میں ہوئی ابتدائی بارش پر بھروسہ کرتے ہوئے سویابین، کپاس، جوار جیسی خریف فصلوں کی بوائی کی۔ درمیان میں کچھ دنوں کی بارش سے فصلوں میں جان آ گئی تھی اور وہ اچھی افزائش کی جانب بڑھ رہی تھیں۔ لیکن ورون راجا (بارش کے دیوتا) نے اچانک روٹھ کر بارش بند کر دی، جس کی وجہ سے فصلیں مرجھانے لگیں۔ اس سے کسانوں کی تشویش میں اضافہ ہوا۔ کچھ دنوں کے لیے جب بارش دوبارہ ہوئی تو فصلوں کو جیسے نئی زندگی ملی، مگر پچھلے پندرہ دنوں سے سومیشور علاقہ میں بارش کا نام ونشان نہیں ہے۔ نتیجتاً رہاٹی، جیتاپور، ڈھوکی، نالیشور، پمپلا گاؤں، سگاؤں جیسے علاقوں میں ہزاروں ہیکٹر زمین پر کھڑی سویابین، کپاس، مونگ جیسی فصلیں پانی کی کمی کے باعث جھکنے لگی ہیں۔ کسان اپنی آنکھوں کے سامنے فصلوں کو مرجھاتا دیکھ کر سخت پریشان ہیں۔ پہلے ہی قرضوں کے بوجھ تلے دبے ان کسانوں نے مہنگے بیج، کھادیں خرید کر کھیتی کی تھی، لیکن اب جب بارش نے آنکھیں پھیر لیں تو کسانوں کی زندگی جیسے خطرے میں لٹک گئی ہے۔

وزیر اعلیٰ نوجوان ورک ٹریننگ اسکیم سے متعلق

فرضی سرکاری فیصلے پر یقین نہ کریں۔ڈاکٹر راجپال کولہے

ناندیڑ: 21/جولائی (ورق تازہ نیوز) وزیر اعلیٰ نوجوان ورک ٹریننگ اسکیم کے تحت تربیتی مدت کو 5 سال تک بڑھائے جانے سے متعلق ایک جعلی سرکاری حکم سوشل میڈیا پر گردش کر رہا ہے۔ یہ معاملہ 14 جولائی 2025 کو سامنے آیا ہے۔اس جعلی دستاویز پر عام شہری، تربیت حاصل کرنے والے نوجوان اور اسکیم نافذ کرنے والے سرکاری، نیم سرکاری اور نجی ادارے ہرگز یقین نہ کریں، ایسی اپیل مہارت ترقی، روزگار و کاروبار رہنمائی مرکز کے اسسٹنٹ کمشنر ڈاکٹر راجپال کولہے نے کی ہے۔ ڈاکٹر کولہے نے وضاحت کی کہ ریاست میں نوجوانوں کو تعلیم کے بعد عملی تربیت فراہم کر کے ان کی روزگار کے لیے موزونیت بڑھانے کی غرض سے 9 جولائی 2024 کو حکومت نے "وزیر اعلیٰ نوجوان ورک ٹریننگ اسکیم" شروع کی ہے۔ تاہم، اس اسکیم کے تحت تربیتی مدت کو 5 سال کرنے کا کوئی سرکاری فیصلہ حکومت نے نہیں کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سوشل میڈیا پر جو جعلی سرکاری حکم نامہ پھیلایا جا رہا ہے، وہ سراسر جھوٹا ہے اور اس کا مقصد نوجوانوں اور عام شہریوں کو گمراہ کرنا اور ان کی فریب دہی کرنا ہے۔ ڈاکٹر کولہے نے زور دے کر کہا کہ ایسی جھوٹی خبروں پر ہرگز یقین نہ کریں۔ عوام اور تمام متعلقہ ادارے صرف حکومت کی سرکاری ویب سائٹ یا مستند ذرائع سے ہی معلومات حاصل کریں۔ اسکیم کے بارے میں پھیلنے والی غلط معلومات سے ہوشیار رہیں اور کسی بھی قسم کی تصدیق کے لیے مقامی مہارت ترقی و روزگار رہنمائی مرکز سے رابطہ کریں۔

قومی غذائی تحفظ وتغذیہ مہم کے تحت

کسانوں کو سبسڈی دستیاب

اصل رسیدیں وضروری دستاویزات جمع کرانے کی اپیل

ناندیڑ، 21 جولائی: قومی غذائی تحفظ اور تغذیہ مہم کے تحت دالیں اور غذائیت سے بھرپور اناج اسکیم کے تحت تور، مونگ، اُرد، چنا اور جوار جیسی فصلوں کے لیے "مربوط غذائی اجزاء ؒ انتظام" کے تحت سبسڈی کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے تحت 50 فیصد قیمت یا فی ہیکٹر 2,500 روپے (جو بھی کم ہو) کے حساب سے سبسڈی دی جائے گی۔ ضلع کے سپرنٹنڈنگ زراعتی افسر دتّکمار کلسائیت نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ تحصیل سطح پر دیے گئے اہداف کے مطابق اہل وخواہشمند کسان مارکیٹ سے خوردنی غذائی اجزاء ؒ، نامیاتی کھاد، جڑی بوٹی مار دوا اور فصل تحفظ ادویات خریدیں اور اصل رسیدیں، جی ایس ٹی بل اور دیگر لازمی دستاویزات اپنے گاؤں کے معاون زرعی افسر کو جمع کرائیں۔

اس اسکیم کے تحت درج ذیل ہدف مقرر کیے گئے ہیں:

خوردنی اجزاء : 700 ہیکٹر۔ نامیاتی کھاد: 880 ہیکٹر۔ فصل تحفظ دوا (کیڑے/امراض کنٹرول):** 3330 ہیکٹر۔ جڑی بوٹی مار دوا: 770 ہیکٹر

خوردنی غذائی اجزا: ہر کسان کو ایک سیزن میں زیادہ سے زیادہ 2 ہیکٹر زمین کے لیے سبسڈی دی جائے گی۔ کسانوں کو تجویز کردہ خوردنی اجزاء ؒ اپنی پسند کے مطابق مارکیٹ سے خریدنے ہوں گے۔ اس کے بعد ان کے آدھار سے منسلک نیشنلائزڈ بینک اکاؤنٹ میں سبسڈی کی رقم براہِ راست منتقل کی جائے گی۔ ایک بار سبسڈی حاصل کرنے والے کسان آئندہ دو سال تک دوبارہ اسی مد میں اہل نہیں ہوں گے۔

نامیاتی کھاد: کسانوں کو مائع جرثومہ کھاد کی پوری قیمت دے کر خریداری کرنی ہوگی، اور بعد میں سبسڈی ان کے آدھار سے منسلک بینک اکاؤنٹ میں جمع کی جائے گی۔ ترجیحاً یہ کھاد سرکاری اداروں، زرعی جامعات، یا زرعی سائنسی مراکز سے خریدی جانی چاہیے، اور اگر وہاں سے دستیاب نہ ہو تو کھلی مارکیٹ سے خریدی جا سکتی ہے۔

فصل تحفظ ادویات: کسانوں کو ایک سیزن میں زیادہ سے زیادہ 2 ہیکٹر زمین کے لیے سبسڈی دی جائے گی۔ پہلے سے سبسڈی حاصل کر چکے کسان آئندہ دو سال تک دوبارہ اہل نہیں ہوں گے۔ کسان زرعی یونیورسٹی کی سفارش کے مطابق اپنی پسند کے لیبل کلیم والی ادویات کھلی مارکیٹ سے خرید سکتے ہیں۔ خریداری کے بعد اصل رسیدیں جمع کروا کر سبسڈی حاصل کی جا سکتی ہے۔

جڑی بوٹی مار دوا: کسانوں کو لیبل کلیم والی جڑی بوٹی مار دوائیں کھلی مارکیٹ سے خریدنی ہوں گی۔ اس کے بعد ضروری دستاویزات کی تصدیق کے بعد سبسڈی براہِ راست آدھار سے منسلک بینک کھاتوں میں جمع کر دی جائے گی۔ دفترِ زراعت نے کسانوں کو ہدایت دی ہے کہ جڑی بوٹی مار دواؤں کا استعمال صرف ماہرین کی رائے اور لیبل پر دی گئی ہدایات کے مطابق ہی کیا جائے کیونکہ یہ فصلوں کے لیے حساس دوا تصور کی جاتی ہے۔

آج پنڈت دین دیال روزگار میلہ بیروزگار نوجوانوں کیلئے سنہری موقع

ناندیڑ، 17 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کے بیروزگار نوجوانوں کو ملازمت کے مواقع فراہم کرنے کے مقصد سے ضلع اسکل ڈیولپمنٹ، روزگار و کاروباری رہنمائی مرکز اور یشونت مہاودیالیہ، ناندیڑ کے اشتراک سے پنڈت دین دیال اپادھیائے روزگار میلہ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ میلہ منگل، 22 جولائی 2025 کو صبح 10 بجے سے یشونت مہاودیالیہ، ناندیڑ کے احاطہ میں منعقد ہوگا۔ اس روزگار میلہ میں ممتاز صنعت کاروں اور مختلف اداروں کی جانب سے براہ راست انٹرویوز لیے جائیں گے۔ ناندیڑ ضلع کے بیروزگار نوجوانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس میلہ میں شرکت کر کے روزگار کے ان مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ اپیل ڈاکٹر را. م. کولہے، اسسٹنٹ کمشنر، ضلع اسکل ڈیولپمنٹ، روزگار و کاروباری رہنمائی مرکز کی جانب سے کی گئی ہے۔ مزید معلومات کے لیے امیدوار ضلع اسکل ڈیولپمنٹ، روزگار و کاروباری رہنمائی مرکز، آنند نگر روڈ، بابا نگر، ناندیڑ کے دفتر سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ رابطہ تفصیلات درج ذیل ہیں: ای میل: nandedrojgar01@gmail.com دفتر فون نمبر: 02462-251674۔ رابطہ: یوگیش یڈپلوار – 9860725448۔ منتظمین کی جانب سے نوجوانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے تعلیمی دستاویزات کے ساتھ وقت پر پہنچ کر اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

ناندیڑ میں HSRP پلیٹ کے لیے 15 اگست آخری تاریخ

2019 سے قبل رجسٹرڈ گاڑیوں کو وارننگ

، 20 جولائی۔ (ورق تازہ نیوز) ریاستی محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے ناندیڑ ضلع میں یکم اپریل 2019 سے قبل رجسٹرڈ گاڑیوں کے مالکان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنی گاڑیوں پر ہائی سیکیورٹی رجسٹریشن پلیٹس (HSRP) نصب کرائیں۔ اسسٹنٹ ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر آشیش درگوڈ نے ہدایت دی ہے کہ تمام پرانے گاڑی مالکان سرکاری ویب سائٹ پر آن لائن فیس جمع کر کے 15 اگست 2025 سے قبل اپنی گاڑیوں پر HSRP پلیٹ لازمی طور پر نصب کرائیں، ورنہ ان کے خلاف موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ سنٹرل موٹر وہیکل رولز 1989 کے قاعدہ 50 کے مطابق، اور سڑک وشاہراہوں کی وزارت، نئی دہلی کی جانب سے جاری کردہ G.S.R. 1162 (E) مورخہ 4 دسمبر 2018 اور S.O. 6052 (E) مورخہ 6 دسمبر 2018 کے مطابق، یکم اپریل 2019 سے تیار ہونے والی تمام نئی گاڑیوں پر HSRP پلیٹ لگانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ یہ اقدام گاڑیوں کی جعلسازی، چوری اور جرائم میں استعمال کو روکنے، قومی سلامتی کو یقینی بنانے، اور سپریم کورٹ کے احکامات پر عمل درآمد کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے حکومت نے Limited Systems SafetyRosmerta کو HSRP کی فٹنگ کے لیے منظور شدہ ادارہ مقرر کیا ہے۔ HSRP لگوانے کے لیے گاڑی مالکان کو صرف سرکاری ویب سائٹ https:// mhhsrp.com پر آن لائن اپوائنٹمنٹ بک کرنی چاہیے۔ موٹر سائیکل اور ٹریکٹر کے لیے HSRP کی قیمت 450 روپے، تھری وہیلر کے لیے 500 روپے اور تمام چار پہیوں والی گاڑیوں کے لیے 745 روپے مقرر کی گئی ہے، جس میں جی ایس ٹی علیحدہ ہوگا۔ اس فیس کی ادائیگی آن لائن ہی کی جائے گی۔ ناندیڑ ضلع میں 17 جولائی 2025 تک 50,273 گاڑیوں نے HSRP کے لیے رجسٹریشن کرایا ہے، جو اس اسکیم کو مثبت ردعمل ملنے کی علامت ہے۔ ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ نے واضح کیا ہے کہ مزید تفصیلات، فٹنگ سینٹرز اور طریقہ کار کے لیے محکمہ کی ویب سائٹ https:// www.transport.maharashtra.gov.in ملاحظہ کی جائے۔

مہاراشٹر میں راکھی لفافوں کی فروخت میں ریکارڈ اضافہ

ممبئی میں 72 گھنٹوں میں 1.2 لاکھ واٹر پروف لفافے فروخت

ممبئی، 20 جولائی (ایجنسیز) مہاراشٹر پوسٹل سرکل کی جانب سے ہر سال کی طرح اس سال بھی مانسون کے دوران راکھی کی خصوصی سروس شروع کی گئی ہے، جسے زبردست عوامی پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ سروس کے آغاز کے محض 72 گھنٹوں کے اندر 1,22,000 واٹر پروف راکھی لفافے فروخت کیے گئے جبکہ 85,000 ایڈوانس بکنگز بھی کی گئیں، جن میں تقریباً نصف خریداری ممبئی سے ہوئی۔ یہ لفافے خصوصی پلاسٹک کوٹنگ اور مانسون مزاحم ڈیزائن کے ساتھ دستیاب ہیں، جن کی قیمت 10 سے 15 روپے رکھی گئی ہے۔ ان لفافوں کی ترسیل انڈیا پوسٹ کے 13,688 مراکز سے خودکار طریقے سے کی جا رہی ہے۔ 127 بڑے ڈاکخانوں میں قائم کردہ خصوصی کاو؟ نٹرز پر 16 جولائی سے اب تک 27,000 سے زائد راکھی پیکنگ کی جا چکی ہے۔ دوسری جانب گڈچرولی، نندربار اور پالگھر کی دیہی برانچز میں ابتدائی اسٹاک مکمل ختم ہو گیا ہے، جس کے بعد 35,000 سے زائد اضافی لفافوں کی ترسیل مختلف اضلاع کو ہنگامی بنیادوں پر کی گئی۔ محکمہ کے سینئر سپرنٹنڈنٹ روی کمار کے مطابق، طلب کا حجم تخمینوں سے بڑھ چکا ہے، خاص طور پر مہاجر مزدوروں کی فلاحی تنظیمیں بلک آرڈرز کا تقریباً 10 فیصد حصہ بناتی ہیں۔ سروس کے تجزیاتی اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ 68 فیصد بکنگز گھریلو اسپیڈ پوسٹ کے لیے ہیں جن میں ریئل ٹائم ایس ایم ایس ٹریکنگ کی سہولت دی گئی ہے۔ جبکہ 22 فیصد بکنگز بین الاقوامی سطح پر کی گئی ہیں جن میں متحدہ عرب امارات، امریکہ اور سنگاپور سرفہرست مقامات ہیں۔ حکام نے اہم ڈیڈ لائنز پر توجہ دلائی ہے: مشرق وسطیٰ وایشیا کے لیے 25 جولائی، یورپ وامریکہ کے لیے 1 اگست، اور ریاستی سطح پر 5 اگست آخری تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ ممبئی، پونے جیسے شہری مراکز میں شام کے اوقات میں کاو؟ نٹر کھلے رکھے گئے ہیں، جبکہ دیہی علاقوں کی شاخیں کسانوں اور دیہاڑی داروں کی سہولت کے لیے دن میں توسیعی خدمات فراہم کر رہی ہیں۔ اس سروس کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ نجی کوریئرز کے مقابلے میں 40 فیصد کم شرح پر بین الاقوامی ترسیل فراہم کر رہی ہے، ساتھ ہی اعزازی پیکیجنگ اور مانسون مزاحم لفافے بھی دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ 97.3 فیصد ترسیل 48 گھنٹوں کے اندر مکمل ہو رہی ہے۔

ہر روز چھ کسان خودکشی کر رہے ہیں اور وزیر اسمبلی میں رَمی کھیل رہے ہیں: ہرش وردھن سپکال

ممبئی: ریاست میں کسانوں کی حالت زار اور وزراء ؒ وحکومتی عہدیداروں کے غیر ذمہ دارانہ رویے پر کانگریس نے سخت تنقید کرتے ہوئے حکومت کی کارکردگی کو شرمناک قرار دیا ہے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کہا ہے کہ جب ریاست میں روزانہ چھ کسان خودکشی کر رہے ہوں، تب اسمبلی میں بیٹھا وزیر زراعت آن لائن رَمی کھیل رہا ہو تو یہ تصویر نہ صرف مہاراشٹر بلکہ جمہوری نظام کے لیے باعث شرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج صرف اراکین اسمبلی ہی نہیں بلکہ وزراء ؒ اور حکومتی عہدیدار بھی بدمعاشی پر اُتر آئے ہیں اور وزیر اعلیٰ یا دونوں نائب وزرائے اعلیٰ ان پر کوئی لگام نہیں لگا پا رہے ہیں۔ ہرش وردھن سپکال نے اسمبلی میں پیش آنے والے واقعے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ ہنگامہ کے بعد وزیر اعلیٰ نے خود کہا کہ ایم ایل اے بدمعاش بن گئے ہیں، مگر کیا وہ یہ نہیں دیکھ رہے کہ صرف اراکین اسمبلی نہیں بلکہ ان کے وزیر اور پارٹی کے عہدیدار بھی بدمعاشی پر اُترے ہوئے ہیں؟ ایک جانب وزیر زراعت کسانوں کو 'بھکاری' قرار دیتے ہیں، تو دوسری جانب ان پر یہ الزام ہے کہ وہ قرض معافی کی رقم سے کسان بیٹوں کی شادیاں کراتے ہیں، اور اب تو یہ حال ہے کہ وہ اسمبلی میں بیٹھ کر رَمی کھیل رہے ہیں۔

بڑی درگاہ شریف میں تقاریب عرس مکھاشاہی کا کامیاب انعقاد

ناندیڑ: (راست) شہر ناندیڑ میں واقع قدیم خطہ دکن کی عظیم اولین منبع برکت واجابت از مرکزی خانقاہ عالیہ (کلاں) امام سلسلہ عاشقان مکھاشاہی مداری طبقاتی جامع السلاسل بامشہور بڑی درگاہ شریف، محلہ (گادی) گاڑی پورہ میں صاحب بارگاہ سرکار بڑی درگاہ شریف شہبازِ سلسلہ طبقاتیہ مداریہ آل نبی اولاد علی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین قطب الاقطاب تاج الاولیاء کبار آقا نامدار مولانا الامام سیدنا میراں حسینی الجعفری تاشقندی المعروف سیدنا مخدوم میراں مکھاشاہ اولیاء جعفریہ طیفوریہ مداریہ العاشقان طبقاتی جامع السلاسل رضی اللہ عنہ سرکار بڑی درگاہ شریف کا 447 واں عرس شریف بڑے تزک واحتشام سے آپ کے صاحب سجادہ، گدی نشین ومتولی (منتخب وراثت) تقدس مآب حضرت سید شاہ محمد نصیر الدین شمیم حسینی صاحب قبلہ جعفری مداری طبقاتی المکھا شاہی جامع السلاسل حفظہ اللہ کی سرپرستی ونگرانی میں مورخہ:- 10 جولائی سے 18 جولائی 2025 تک۔ مطابق 14 محرم الحرام سے 22 محرم 1447ھ میں سالانہ تقاریب حسب نظام العمل منعقد ہو کر فیض بخش عام ہوئی۔ ابتداء میں 10 جولائی / بروز جمعرات بعد نماز عصر خانقاہ مقدسہ میں 515 سالہ مجلس قرآن خوانی سے 447 ویں تقاریب عرس مکھاشاہی (پیرانِ سلسلہ) کی فاتحہ، شجرہ خوانی سے آغاز عمل میں آیا۔ بعد نماز عصر خانقاہ مقدسہ میں مجلس قرآن خوانی وصحن درگاہ شریف میں فاتحہ، شجرہ خوانی، حلقہ ذکر ودعا خیر اور قدیم مراسم جھلیہ مبارک، سات اذان (دافع رنج وبلا) نسب قدیم علم (نشان جھنڈا) مبارک کی ادائیگی صاحب سجادہ نشین قبلہ کی سرپرستی میں عمل میں آئی۔ اور بعد نماز مغرب حجرہ مبارک، تسبیح خانہ اقدس (چلہ گاہ) بایادگار (603ھ) حضرت سیدنا زندہ شاہ مداریہ ومکھاشاہ اولیاء شہباز مداریہ اور آثار (تبرکات) مبارک کی زیارت سے حاضرین کو مشرف کیا گیا۔ 14 محرم سے 22 محرم تک سالانہ تقاریب میں مجلس قرآن خوانی فاتحہ شجرہ خوانی وتقسیم تبرک کا اہتمام عمل آیا۔ مراسم خدمت، صندل مالی ومحفل نعت شریف مورخہ: 16 جولائی 2025 / بعد نماز فجر آستانہ مقدسہ میں مراسم خدمت شریف صاحب سجادہ نشین قبلہ نے ادا فرمائی فاتحہ، شجرہ خوانی حلقہ ذکر و نیاز (لنگر) شریف کا اہتمام عمل میں آیا۔ اور بعد نماز عصر صاحب سجادہ نشین قبلہ کے مکان (بیت الجانشین مکھاشاہی) میں مجلس قل شریف کہ بعد جلوس صندل روانہ ہوا سیکڑوں کی تعداد میں زائرین ذکر اللہ کرتے ہوئے جلوس صندل شریف کے ساتھ قبل از مغرب بڑی درگاہ شریف پہنچے۔ صحن بڑی درگاہ شریف میں علاقہ کی کشادہ قدیم تاریخی اولین مسجد کلاں میں بندگان خدا نے باجماعت نماز مغرب ادا کی۔ بعد نماز مغرب خانقاہ عالیہ میں صاحب سجادہ نشین قبلہ کہ خلف اکبر وولی عہد جانشین تقدس مآب سید شاہ محمد امین الدین شہباز حسینی المکھاشاہی نے صاحب عرس حضرت سیدنا مخدوم مکھاشاہ اولیاء ؒ مداریہ رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح حیات پر روشنی ڈالی حاضرین سے خطاب فرمایا بعد از آستانہ مقدسہ امام سلسلہ عاشقان مکھاشاہی میں صاحب سجادہ نشین قبلہ نے خدمت مراسم صندل مالی انجام دی۔ بعد از صلوۃ السلام، قصیدہ بردہ شریف، مجلس، فاتحہ خوانی، شجرہ خوانی، دعا خیر وتقسیم تبرک اور نیاز (لنگر) شریف کا اہتمام عمل میں آیا۔ اور بعد نماز عشاء ؒ خانقاہ مقدسہ میں عظیم الشان محفل نعت شریف منعقد ہوئی جس میں شہر اورنگ آباد کے مشہور معروف نعت خواں حموی برادس نے اپنی جماعت کے ہمراہ مخصوص انداز میں حمد، نعت ومنقبت پیش کرنے کی سعادت حاصل کیے۔ اگلے دن 17 جولائی بروز جمعرات کو صبح 11 بجے سے شام 6 بجے تک خدمت خلق خانقاہ کہ منہج پر سالانہ مفت طبی (میڈیکل) آئی کیمپ (آنکھوں کے مرض کا معائنہ، چیکپ) کا اہتمام احاطہ بڑی درگاہ شریف میں عمل میں آیا۔ جس میں شہر کے معزز ماہر ڈاکٹرس نے آنکھوں کے مرض میں مبتلا مرد، خواتین، بچے، بوڑھے 520 مریضوں کا چیکپ اعلیٰ مشنری کے ذریعے چیکپ کیا مریضوں کو مفت دوائیں دی گئی 5 مریضوں کے لیے آپریشن کی آسانی کی گئی اور 300 مریضوں کے لیے چشموں (عینک) کا اہتمام عمل میں آیا۔ اس کیمپ کا اہتمام ہر سال سرکار بڑی درگاہ شریف کے عرس کے ضمن میں خانقاہ مقدسہ کی جانب سے کیا جاتا ہیں۔ 17 جولائی ہی کو بعد نماز مغرب جشنِ چراغاں فاتحہ، شجرہ خوانی راتب مداریہ دعا خیر کہ بعد تقسیم تبرک ونیاز لنگر شریف کا اہتمام عمل آیا۔ اور بعد نماز عشاء رات 10 بجے/ خانقاہ عالیہ میں عظیم الشان کانفرنس بعنوان درس تفسیر قرآن وپیغام امام حسین علی؟ السلام منعقد ہوئی اس کانفرنس سے حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری ڈاکٹر قاضی سید شاہ مرتضیٰ صوفی القادری صاحب قبلہ (معتمد سید الصوفیہ اکیڈمی، پرنسپل ایس، ایم، وی کالج حیدرآباد دکن) نے خصوصی خطاب فرمایا کانفرس کا آغاز مولانا عبدالقدیر صاحب (خطیب وامام مسجد کلاں) کی تلاوت آیات سبحانی سے ہوا نعت پاک جواد قادری صوفیانی نے پڑھنے کی سعادت حاصل کی استقبالیہ خطبہ ولی عہد جانشین حفظ؟ اللہ نے دیا اختتام پر نیاز لنگر شریف کا اہتمام عمل میں آیا۔ اور صبح 18 جولائی بروز جمعہ بعد نماز فجر 6:30 بجے مجلس قرآن خوانی، ختم طبقاتیہ وراتب مداریہ، فاتحہ، شجرہ خوانی دعا خیر کہ بعد نیاز (لنگر) شریف کہ اہتمام پر امسال 447 ویں تقاریب عرس مکھاشاہی کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ جو 14 محرم کی عصر سے 22 محرم کی فجر پر مشتمل تھیں۔ ان بابرکت تقاریب میں ہزاروں کی تعداد میں شہر، بیرونی شہر وریاست سے وابستگان سلسلہ عاشقین اولیاء اللہ ومعزز علماء، مشائخ، سادات، سماجی، ثقافتی، صحافی، حفاظتی املاو معزز دانشور شخصیات نے شرکت فرما کر فیوض وبرکات سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کی جن میں قابل ذکر حضرت سید شاہ محبوب میاں قادری صاحب قبلہ (سجادہ نشین آستانہ قادریہ چکلمبا شریف، بیڑ)، حضرت شاہ محمد تاج الدین عمر پاشاہ صاحب (سجادہ نشین ومتولی درگاہ محدث قندھاری، مولوی صاحب قبلہ) قندھار شریف ناندیڑ، محترم عبدالرحیم خان مداری (متولی چلہ مبارک زندہ شاہ مداریہ)، مولانا مفتی محمد شمش الدین صدیقی، مولانا مفتی عبدالعظیم صاحب (خطیب امام جامع مسجد)، مولانا شیخ عمر صاحب (خلیفہ مجاز حضرت خطیبِ زمن)، مولانا نظیر الدین صاحب (خطیب امام مسجد یکخانہ)، مولانا افسر صاحب (خطیب امام مسجد الٰہی) محترم شاہ محمد رفیع الدین فاروقی (سجادہ نشین متولی مسجد، درگاہ مولوی صاحب قبلہ بسمت نگر)، محترم سید ہاشم علی شمیم صاحب (خلیفہ سلسلہ قادریہ، مداریہ، نظامیہ)، محترم مسیح الدین نوید سروری صاحب، محترم عبدالقیوم خان مداری (متولی درگاہ شاہ میر طبقاتی مداری ناندیڑ)، محترم الحاج عبدالعظیم سوداگر قادری (صدر دارالعلوم قادریہ کاظمیہ وخلفیہ مجاز حضرت خطیبِ زمن)، محترم محمد تقی صاحب (مدیر اعلیٰ ورق تازہ ناندیڑ)، ایڈوکیٹ وسیم قادری (متولی مسجد یونس ناندیڑ)، محترم حاجی عبدالرفیق قادری (صدر مرکزی میلاد کمیٹی ناندیڑ)، ڈاکٹر رضوان انصاری، ڈاکٹر شہباز خان، ڈاکٹر محدث خان، انجینئر محمد انصار، انجینئر سلیم خان صاحب کے علاوہ دیگر مہمانان معزز شخصیات نے شرکت فرما کر سعادت دارین حاصل کی۔ صاحب سجادہ نشین کے برادران منظور صاحب، ذکی صاحب، افسر صاحب، عزیز صاحب، عظیم صاحب، ماجد صاحب، مدنی صاحب، آفتاب صاحب، مختار عام انیس صاحب وخانوادہ کے دیگر افراد وخادمین بڑی درگاہ شریف نے بہترین اعلی طریقہ سے تقاریب وزائرین کے لیے انتظامات کیے صاحب سجادہ نشین ومتولی بڑی درگاہ شریف کی درخواست پر پولیس افسران املا، کمشنر بلدیہ انتظامیہ، بل کلکٹر، برقی انتظامیہ، کارپوریٹس نے بہترین انتظامات کیے پرنٹ والیکٹرانک میڈیا نے تقاریب عرس شریف کو نشر کیا۔ اس طرح کی پریس نوٹ انیس الدین المکھاشاہی مختار عام وبرادر صاحب سجادہ نشین، متولی بڑی درگاہ شریف نے جاری کی۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس آینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔